عید سپیشل
Eid Special
www.novelsclubb.com
عید کولیکشن
عروبہ مسکان
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

عید کولیکشن

از قلم

عروبہ مسکان

www.novelsclubb.com

عید کی عیدی

عید کولیکشن

عروبہ مسکان کو پڑھنے سمجھنے

اور سراہنے والوں کے نام

www.novelsclubb.com

مارگلہ کے دامن میں اترنے والی ڈھلتی بہار کے آخری دنوں کی ایک ابر آلود دھندلالی خوبصورت سہ پہر، ملک کے دوسرے شہروں کی نسبت صاف ستھرا پر سکون اور کشادہ شہر جہاں چاروں اور پرندوں کی چہچہاہٹ کانوں میں رس گھولتی معلوم ہو رہی تھی۔ وہیں ٹھنڈی ہوا اور اس دلکش موسم میں لوگ موسم کا لطف لیتے گھروں سے باہر گھوم پھر رہے تھے۔

انہیں میں ایک لڑکی جس نے اپنے لمبے سیاہ بالوں کو ہائی پونی ٹیل میں باندھا ہوا تھا بلیو اسٹریٹ ڈینم پینٹ پر وائٹ شرٹ اور وائٹ مفلر کی طرح گلے میں لیا ڈوپٹا میک اپ سے بے نیاز اپنے فریش چہرے کے ساتھ اپنے فون پر جھکی اپنی وش لسٹ سے وہ اسکرین شاٹ دیکھتی آ رہی تھی جو کل رات ہی اس نے سیو کیا تھا۔ مناسب جسامت گوری نکھری رنگت کالے سیاہ بال اور گہری شہد رنگ آنکھیں، وہ خوبصورت تھی بے حد خوبصورت۔

افففففف۔۔۔ یہ کون ہے جس نے مجھ سے ٹکرا کر میری ساری میمری ری اسٹارٹ کر دی۔۔۔؟؟؟

دونوں کے سر سینٹورس مال اسلام آباد میں ٹکرائے تھے۔

جہاں دونوں ہی اپنے اپنے فون میں مصروف ارد گرد سے انجان چلے آرہے تھے۔

افففففف۔۔۔نایاب نے اپنا سر سہلاتے بیگ سمبھالے۔

ارے آپ۔۔۔۔ہم آپ کے مشکور ہیں۔۔۔

بلیک شرٹ اور گرے پینٹ پہنے اسٹائلش ڈارک براؤن بال بنائے، ہلکی بیئرڈ صاف رنگت اور اپنی دلکش مسکراہٹوں کے ساتھ گالوں میں ابھرتے دائیں بائیں گڑھے اسے بے حد پر کشش دیکھاتے تھے۔

وہ اتنا حسین تھا کہ اسے دیکھنے والی لڑکی اس کی مسکراہٹ کی دیوانی ہو جاتی سوائے اس کے جس کی شہد رنگ آنکھیں اسے غصے سے گھور رہیں تھیں۔

بس یہی وہ لڑکی تھی جو تمام تر کوششوں کے باوجود بھی دیوانی نہیں ہو سکی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے پہلی نظر میں ہی اسے پہچان لیا تھا۔

یہ ان کی دوسری تیسری ملاقات تھی۔

آپ کیا یونہی اپنے دماغ کی بتیاں جلاتے پھرتے ہیں۔۔۔

نایاب نے طنزیہ کہا۔

نہیں جناب۔۔۔وہ ردی برابر بھی بدمزہ ہوئے بغیر مخاطب تھا۔

یہ سعادت کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔۔۔ہمیشہ کی طرح ڈھیٹائی مسکراہٹ سمیت عروج پر تھی۔

ہر کوئی زارم سلطان سے ٹکرائے ہو نہیں سکتا۔۔۔

زارم دونوں فون اٹھاتا ایک ادا سے بولا۔

Whatever...

نایاب نے تقریبا کھینچنے کے انداز میں فون پکڑتے قدم آگے بڑھائے۔

ارے سنئے تو۔۔۔وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا اسے جاتا دیکھنے لگا جو اس کی ایک نہیں سنتی تھی۔

بہت ہی کوئی سڑیل سالی ملی ہے بازل کو۔۔۔

وہ اس حسین اتفاق پر تبصرہ کرتے مسکرایا تو گال میں پڑتا گڑھا پھر سے نمودار ہوا۔

www.novelsclubb.com

کلر سکیم سمجھ سے باہر ہے۔۔۔۔

تیسرا ڈریس بھی افسوس بھری نگاہوں سے رد کیا گیا۔

میم آپ یہ ڈریس دیکھیں۔۔۔

اسسٹنٹ راجہ نے ایک اور ڈریس دیکھاتے امید لگائی۔

اس ڈریس کے بازوں پر بڑا سا بو بنایا گیا ہے۔۔۔

راجہ نے تفصیلی آگاہ کرنا چاہا۔

بالکل گفٹ پیک لگ رہا ہے۔۔۔ایک نظر ڈالتے ہی وہ اسے سائیڈ پر رکھتی بولیں۔

کیا پہننے والا خود کو گفٹ پیک سمجھ رہا ہے۔۔۔

کون خریدے گا یہ۔۔۔کون۔۔۔؟؟؟

راجہ بھی اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔

خود کہاں ہے یہ صنم چوہدری۔۔۔؟؟؟

اپنی آفس چیئر سے سر ٹکاتے سامنے پڑے ملبوسات کی ڈیزائنر کو طلب کیا گیا۔

جو آج بھی غائب تھی۔

وہ۔۔۔میم۔۔۔وہ اصل میں۔۔۔راجہ کوئی نیا بہانہ تلاشنے لگا۔

کیا وہ۔۔۔؟؟؟

www.novelsclubb.com

کہ دو اس کی طبیعت خراب ہے۔۔۔گھر پر رشتہ لیکر مہمان آ گئے ہیں۔۔۔یا رشتہ ٹوٹ گیا ہے۔۔۔جس کی وجہ سے وہ اسٹریس میں ہے۔۔۔یا پھر کسی رشتے دار کی دوسری تیسری مرتبہ موت واقعہ ہو گئی ہے۔۔۔

وہ راجہ کے رٹے رٹائے جملے بول رہیں تھیں۔

جس پر راجہ اپنی دوست صنم چوہدری المشہور Zj Fashion House کی ڈیزائنر کے

دفاع میں کچھ نہ کہہ سکا۔

بہت ہی کوئی ان پروفیشنل بی ہیویئر ہے اس لڑکی کا۔۔۔اگر میری مرحوم دوست کی بیٹی نہ ہوتی تو میں کبھی اسے جاب پر نہ رکھتی۔

ایک لمبی سانس لیتے زہرہ جبیں نے اپنے لیب ٹاپ اسکرین کو روشن کرتے پھر سے کام میں خود کو مشغول کیا۔

انٹرویو کتنے بجے ہے۔۔۔؟؟؟

نظریں ہنوز لیپ ٹاپ اسکرین پر جمی تھیں۔

میم بس تھوڑی دیر میں TV &Fashion Fabric Magazine Channel کی ٹیم پہنچنے والی ہے۔۔۔

راجہ نے اپنی کلائی پر سجی گھڑی سے وقت دیکھتے انہیں آگاہ کیا۔

ٹھیک ہے۔۔۔انہیں کسی قسم کی کوئی پرابلم نہیں ہونی چاہیئے۔۔۔

وہ اب لیب ٹاپ شٹ ڈائون کر رہیں تھیں۔

اچھے سے انتظامات کر لینا۔۔۔ہر چیز کا انتظام بہترین ہونا چاہیئے اور ریفریشمنٹ پلیز اچھے سے۔۔۔

زہرہ جبیں نے اپنے بیگ سے کمپیکٹ پاوڈر نکالتے ہدایات جاری کیں۔

وہ اب انٹرویو کیلیئے تیار ہو رہیں تھیں۔

ڈونٹ وری میم۔۔۔سب آپ کے شایان شان ہو گا۔۔۔وہ کہتا آفس سے باہر آیا تھا۔

افسوس کے ساتھ فیشن بے حیائی کا دوسرا نام بن گیا ہے۔جسے دیکھ کر لگتا ہے وقت ریورس گیئر لگا چکا ہے۔اور ہم تیزی سے اس سفر کی جانب گامزن ہیں جہاں پتھر کا زمانہ ہمارا منتظر ہے۔وہ دور جہاں لباس کی عمدہ سلائی، پہنائی تو کیا کپڑے نام کی کسی چیز سے واسطہ ہی نہیں پڑا تھا۔

گزشتہ دنوں شہر کراچی میں منعقد اک فیشن شو کی خبروں نے توجہ اپنی جانب مرکوز کروائی۔ پہلے پہل تو لگا کسی نے غلطی سے یہودیوں یا عیسائیوں کا فیشن شو پاکستان جیسے اسلامی ملک میں کروا دیا ہے۔

بھلا ایسے بے ہودہ، بے کار،اور فضول ترین کپڑے کون پہنتا ہے۔۔۔؟؟؟

اکثر آپ نے فیشن شو کے آخر میں رینپ واک کرتے اپنے واہیات کپڑوں کے ڈیزائنر کو پورے کپڑوں میں دیکھا ہو گا۔

جی ہاں، بالکل۔ایسے کپڑے تو وہ خود بھی نہیں پہنتے جو بناتے ہیں۔

یہاں بات صرف اس اک فیشن شو کی ہر گز نہیں ہے۔ پچھلے کچھ سالوں سے فیشن انڈسٹری اپنا معمول بنا چکی ہے کہ ملک پاکستان میں رہتے ہوئے پاکستانی ثقافت، شرافت،اخلاقی روایات،

یہاں تک کہ اسلامی تہذیب کو کیسے اپنے ہاتھوں سے دفنانا ہے۔

کیسے مغربی فیشن انڈسٹری کو کاپی کرتے انھی کے نقش قدم پر چلتے انہیں خوش کرنا ہے۔

یقین مانیے یہ سب آپ کو ان سے ایوارڈز تو دلوا سکتا ہے مگر اپنے معاشرے میں پھیلائی خرابیوں کا ذمہ دار بھی ٹھہرا سکتا ہے۔

کیا آنے والی نسلیں اس فیشن ٹرینڈ پر چلیں گیئں۔۔۔؟؟؟

اس سے کہیں بہتر تو جھگیوں میں رہنے والوں کا لباس ہوتا ہے۔

خدارا اسلامی تہذیب اور اک مثالی مہذب معاشرے کا پاس رکھتے اپنے کلچر اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی نمائندگی کا انداز بدلیئے اور اپنی آنے والی نسلوں کو گمراہی کے اندھیروں سے بچائیے۔دعائے ہدایت۔

شاہ صاحب آپ کی چائے پھر سے ٹھنڈی ہوگئی ہے۔تہمینہ جمال شاہ نے گزرتے یاددہانی کروائی۔

بیگم۔۔۔چائے کا کیا ہے۔۔۔چائے تو پھر سے گرم کی جاسکتی ہے۔۔۔اصل مسئلہ تو کچھ اور ہی ہے۔۔۔

وہ اپنے ازلی مصروف انداز میں چشمہ اتارتے بولے تھے۔

اب کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟؟؟

بیگم جانتی تھیں وہ ضرور کوئی نیا کالم لکھ رہے ہیں۔اصل میں تو وہ اسی نئی تحریر کا عنوان جاننے میں دلچسپی رکھتی تھیں۔

کتابی باتیں ہیں تہمینہ بیگم۔۔۔تم کہاں سمجھو گی۔۔۔

اور یہاں دونوں میاں بیوی کی نوک جھوک کی شروعات لکھی تھی۔کیونکہ جمال شاہ ایم اے جبکہ تہمینہ جمال شاہ ڈبل ایم اے کی ڈگری رکھتی تھیں۔

میرا مقصد صرف پیسہ کمانا نہیں ہے۔۔۔مجھے اچھا کام کرنا ہے۔۔۔وہ کام جو واقعی قابل تعریف ہو۔۔۔میرے کام میں ڈیپتھ نظر آئے یہی میرا مقصد ہے۔۔۔۔

زہرہ جبیں نے ہوسٹ کے سوال کا جواب دیتے کہا۔

میم دیکھا گیا ہے فیشن انڈسٹری میں بہت سے لوگ ایٹیٹیوٹ رکھتے ہیں۔خاص طور پر فیشن ڈیزائنر ایٹیٹیوٹ پرابلم۔

آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے۔۔۔؟؟؟

میزبان نے پراعتماد طریقے سے اپنا سوال پیش کیا۔

کسی حد تک یہ بات ٹھیک ہے کیونکہ اچھے ڈیزائنرز کی مارکیٹ میں کمی ہے۔۔۔

اچھے ڈیزائنرز سے مراد کوالیفائیڈ ڈیزائنرز۔۔۔

سوجو ہیں وہ پبلک ڈیمانڈ میں رہتے ہیں۔۔۔

ہو سکتا ہے آپ جسے ایٹیٹیوٹ کہتے ہیں وہ ان کیلئے خود پر ناز کرنا ہو۔۔۔

بھئی کچھ اچھا کچھ منفرد کرے گے پبلک پسند کرے گی ڈیمانڈ بھرے گی۔۔۔ تھوڑا سا پرائوڈ ہو جانا تو بنتا ہے نا۔۔۔آخر میں اپنے ساتھی ڈیزائنرز کا دفاع کرتے زہرہ جبیں نے ہنستے ہنستے بات ٹالی۔

میم آپ سے ایک آخری سوال۔۔۔

آپ نئے آنے والوں کو کیا پیغام دینا چاہیں گیں۔۔۔؟؟؟

میں یہاں دو باتیں کرنا چاہوں گی۔۔۔

پہلی یہ کہ ضروری نہیں آپ نے کسی بڑے انسٹیٹیوٹ سے ڈگری لینی ہے۔آپ شارٹ کورسز بھی کر سکتے ہیں۔

It's all about your passion. If you are passionate you will find a way to prove yourself.

دوسرا یہ کہ بدقسمتی سے ہماری فیشن انڈسٹری کو کافی neglect کیا جاتا ہے۔

بہت سے لوگ زیرو سے اسٹارٹ کرتے ہیں۔آپ بھی کر سکتے ہیں۔doesn't matter

لوگ کیا کہیں گے۔لوگ آپ کو درزی بولے گے۔

www.novelsclubb.com

آپ کے دن رات کی محنت کو کسی کھاتے میں نہیں ڈالا جائے گا۔آپ کے ڈیزائنز کو ڈرائینگ بولا جائے گا۔آپ کا وہ بھائی یا بہن جو ڈاکٹر یا انجینئر بن رہا ہے اسے زیادہ اہمیت دی جائے گی۔ آپ کو اگنور کیا جائے گا۔

Like an art student

جیسے کیا جاتا ہے۔ارے یہ تو آرٹس پڑھ رہا ہے۔

اسے کیا پتا اسے کیا ٹینشن۔

.That's why making your mind first

وہ بولیں تو ان کی آواز میں گزرے زمانوں کی بہت سے انکی یادیں تازہ ہوتی نظر آ رہی تھیں۔

اس میں کوئی شک نہیں وہ آج جس مقام پر تھیں ایک لمبی مسافت کا نتیجہ تھیں۔

فیشن انڈسٹری میں قدم رکھنے سے پہلے ذہن بنانا نہایت ضروری ہے۔

وہ اپنی بات مکمل کر رہیں تھیں۔

...Great

...ThankYou so much mam for your Precious Time

میزبان مشکور نظروں سے کہ رہا تھا۔

...Pleasure is all mine

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

امید ہے ہر سال کی طرح اس بار بھی Zj Fashion House کی عید کولیکشن آتے ہی چھا جائے گی۔۔۔رسمی سے مسکراہٹ کے ساتھ کچھ الوداعی کلمات ان کی سماعتوں کی نظر کیے گئے۔

انشاءاللہ۔۔۔زہرہ جبیں نے مسکراہٹ برقرار رکھتے الوداعی کلمات کے ساتھ اجازت طلب کی۔جاتے جاتے وہ اسسٹنٹ راجہ کو اپنے آفس میں فوری حاضری کا اشارہ دینا نہ بھولیں۔

شاپنگ مال میں سر ٹکرانے کے ساتھ ساتھ موبائل فون بھی ٹکرا کر تبدیل ہو گئے تھے۔

اب وہ اپنی آفس چیئر پر بیٹھا اسی حسینہ کی تصویریں دیکھ رہا تھا۔جو کبھی اس کو خاص لفٹ نہیں کرواتی تھی۔

ویسے اتنی بری بھی نہیں ہے۔۔۔وہ زیر لب مسکرایا تو ڈمپل گہرے ہوئے۔

وہ اس کے فون گیلری کی آخری تصویر دیکھ ہی رہا تھا جب ایک نمبر فون اسکرین پر جگمگانے لگا۔

تم بھی مجھے فون کر سکتے تھے۔۔۔۔

فون لگتے ہی وہ چلائی تھی۔

میں ذرا بزی تھا۔۔۔آواز کو پروفیشنل بناتے وہ اسے ستانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

مجھے فون واپس کرنے کب آؤ گے۔۔۔؟؟؟

ہمیشہ کی طرح سنی انسنی کرتی وہ بولی تھی۔

تم آءو اپنا وہ بلیک اینڈ وائٹ پرنٹڈ ڈریس پہن کے اور ہاں اس کے ساتھ وہی پراڈا کا بیگ پکڑنا اور وہ ہائی ہیلز تو بھولنا ہی مت۔۔۔۔

کیا۔۔۔؟؟؟

ایک لمحہ لگا تھا اسے سمجھنے میں۔

کیا مطلب۔۔۔تم میری تصویریں دیکھنے میں مصروف تھے۔

وہ حیرت انگیز غصے میں بولی تھی۔

اس سے پہلے وہ اسے ٹھیک ٹھاک سناتی وہ اس کی حالت سے لطف اندوز ہوتا فون بند کر چکا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

اف اتنا چمکیلا گارمنٹ۔۔۔زہرہ جبیں کے ہاں اک اور ڈیزائنر کی شامت آئی تھی۔

اس لوز بلائوز کے ساتھ پینٹ اسٹائل پلازوں ذرا اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔اممم۔۔۔اس کے ساتھ اسکرٹ بہتر رہے گی۔

بہتر رہے گی۔۔۔پر پھر بھی ہم اسے اپنی عید کولیکشن کا حصہ نہیں بنا سکتے۔۔۔

انہوں نے سامنے کھڑے راجہ کی طرف دیکھتے کہا تھا جوان کی مشکل سمجھ رہا تھا۔

کلر سکیم کے ساتھ ساتھ ہلکے پھلکے کام پر دھیان دیں۔ہم لوگوں کو عید کے کپڑے دینا چاہتے

ہیں نا کہ بھاری بھر کم شادی بیاہ کے جوڑے۔

جی میم۔۔۔آنے والی واپس جا چکی تھی۔

ایک ہفتہ ہو گیا ہے کہاں ہے ڈیزائنر۔۔۔؟؟؟

وہ مس سونیہ کے جاتے ہی راجہ پر برس پڑیں۔

عید سر پر ہے اور ڈیزائنر غائب ہے۔۔۔۔جو ہیں ان کا کام تمہارے سامنے ہے۔۔۔

وہ سخت پریشان تھیں۔

ایک ڈیزائنر کے مخالف جماعت میں شامل ہو جانے اور دوسرے ڈیزائنر کے ان پروفیشنل رویے سے زہرہ جبیں کی اس سال کی عید کولیکشن مشکل سے منظر عام پر آتی دیکھائی دے رہی تھی۔

مجھے لگتا ہے میم ہمیں نئی ہائیر نگز کر لینی چاہیئے۔۔۔نئے ٹیلنٹ کو آزمانا چاہیئے۔۔۔

راجہ نے اپنی لیڈی باس کا غصہ ٹھنڈا کرتے ایک نئی سوچ تھمانی چاہی۔

ہمارے پاس اور کوئی آپشن ہے کیا۔۔۔؟؟؟

وہ پہلے ہی سوچ چکیں تھیں۔

ٹھیک ہے میم آپ بے فکر ہو جائیں۔۔۔میری نظر میں کچھ ڈیزائنرز ہیں میں آج ہی انٹرویو لائن اپ کرتا ہوں۔

وہ اپنی ڈائری پر آج کے دن کا نیا کام نوٹ کر رہا تھا۔

اس بار میں خود انٹرویو لوں گی۔۔۔

وہ کسی گہری سوچ سے نکلتی بولیں۔

آپ۔۔۔راجہ نے نوٹ بک سے سر اٹھاتے دیکھا۔

ہاں میں۔۔۔کوئی اعتراض۔۔۔؟؟؟

نہیں نہیں۔۔۔میم۔۔۔جیسے آپ چاہیں۔۔۔

وہ بظاہر مسکراتا باہر آیا تھا۔

Zjfh

کو اللہ ہی بچا سکتا ہے۔۔۔میم خود انٹرویو لیں گئیں تو کیسے ملے گی نئی ڈیزائنر۔۔۔

راجہ آفس سے باہر آیا تو حسب عادت آفس کی خبریں باہر والوں کو سنانے لگا۔

اگر فون دیکھ لیا ہو تو واپس کر دو۔۔۔

وہ سیدھا اس کے آفس میں آتی چلائی تھی۔

زہے نصیب زہے نصیب مصیبت خود چل کر میرے آفس آئی ہے۔۔۔

وہ یک دم اس کے سامنے آ کھڑی ہونے پر گڑبڑایا پھر سمبھلتا بولا۔

کیا کہا۔۔۔مصیبت۔۔۔؟؟؟

اس نے اپنی بڑی بڑی شہد رنگ آنکھیں چھوٹی چھوٹی کرتے اسے گھورتے پوچھا۔

تو اور کیا جب بھی ملتی ہو کچھ نا کچھ ایسا ضرور کرتی ہو کہ اگلی ملاقات رکھنی پڑ جائے۔۔۔وہ ایسے کہہ رہا تھا جیسے وہ جان بوجھ کر اسے اگلی ملاقات کی وجہ دیتی تھی۔

تمہیں یاد ہے۔۔۔؟؟؟

بازل کی شادی پر تم اپنا ہینڈ بیگ میری گاڑی میں چھوڑ گئی تھی۔

زارم نے اپنی بات کی مزید وضاحت دی تھی۔

اور تم وہ ہینڈ بیگ دینے میرے گھر کے باہر آ گئے تھے۔۔۔۔

وہ دوبدو بولی۔

احسان مانو احسان۔۔۔پورے چوبیس سو روپے تھے چودہ سو کے بیگ میں یہ تو میری شرافت ہے اتنی بڑی رقم کی رکھوالی کرتا رہا۔ساری رات جاگتا رہا کہیں کوئی چور ڈاکو تمہارا خزانہ نا لے اڑے۔

وہ مسکراہٹ دانتوں میں دبائے اسے چھیڑ رہا تھا۔

ہاہا۔۔۔ویری فنی۔۔۔مجھے پتا ہوتا وہ تمہاری گاڑی ہے تو کبھی بیٹھتی بھی ناں۔۔۔

وہ اپنا فون اٹھاتے اس کا فون رکھتی مڑی۔

اگر آپ میرا آپ کی تصویریں دیکھنے کیلئے غصہ ہیں تو۔۔۔

اس کے قدم آفس کے دروازے پر رکے۔

اسے لگا وہ معذرت کرے گا۔

تو سن لیجیے۔۔۔

کسی بھی چیز کو یاد رکھنے کیلئے اس کا خوبصورت ہونا شرط ہے اور وہ تو بس عام سی تصویریں تھیں۔

وہ سامنے پڑا پین ہاتھ کی دو انگلیوں میں گول گول گھماتے شرارت سے کہہ رہا تھا۔

عام سی۔۔۔عام سی کیسے کہا تم نے مجھے۔۔۔

وہ الٹے قدموں پلٹی تھی۔

تو کیا تم چاہتی ہو میں تمہیں خاص کہوں۔۔۔

تمہاری تعریف میں دن رات ایک کروں تم سے کہوں کہ چاند بھی تم سے جلتا ہے جان من۔۔۔

وہ چہرے پر معصومیت طاری کیئے دل کی بات کہہ رہا تھا۔جو وہ کہنا چاہتا تھا۔

تم۔۔۔تم خام خواہ میں اتنی زحمت مت کرو سوچنا بھی مت کیونکہ کوئی فائدہ نہیں تمہاری دال نہ گلی ہے نہ گلے گی۔۔۔۔

وہ خونخوار نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

میں نایاب جمال شاہ ہوں تمہاری یونیورسٹی کی کوئی عام سی لڑکی نہیں جو تم پر مرمٹے گی۔۔۔وہ اپنی بات مکمل کرتی آفس ڈور دھڑم سے بند کرتی جاچکی تھی۔

آہ اس کی سوئی ابھی تک وہی اٹکی ہے۔

زارم سلطان نے اپنے ماضی کی سرگرمیوں پر افسوس کرنا چاہا۔

زارم۔۔۔وہ جو باہر آتا سیدھا سیڑھیاں چڑھتے اوپر اپنے کمرے میں جانے لگا تھا ماں کی پکار پر رکا۔

جی موم۔۔۔قدم واپس چوتھی سیڑھی سے نیچے پلٹے اور آکر لیونگ روم میں بیٹھ گیا۔

مسز جبار اپنی بیٹی کے رشتے کیلئے تم میں انٹرسٹڈ دیکھائی دیتی ہیں۔۔۔

بغیر کسی تمہید باندھے وہ سیدھا مدعے پر آئیں۔

ناٹ اگین۔۔۔۔ایک لمبی سانس باہر خارج کرتے وہ التجائیہ بولا۔

تم ایک بار اس پروپوزل کو کنسیڈر کر کے تو دیکھوں۔۔۔وہ اپنا فون لڑکی کی تصویریں دیکھانے کیلئے اٹھا رہی تھیں۔

موم کیا آپ کو میری شکل پر شدید سنگل لکھا دیکھائی دے رہا ہے۔۔۔۔؟؟؟

وہ ہر ہفتے ایک نئے پرپوزل سے گزرتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تو اور کیا کروں۔۔۔؟؟؟

وہ اسے لڑکیاں دیکھاتے دیکھاتے تھک چکیں تھیں۔

بازل کی بھی شادی ہو گئی ہے تم دونوں اسکول کے دوست ہو اور وہ سعدی تمہارا ہم عمر ماموں زاد وہ بھی تو شادی کر چکا ہے۔

کتنے خوش ہیں دونوں اپنی زندگی میں۔

یہ سچ تھا کہ اس کے دوستوں نے شادی کا لڈو کھا لیا تھا۔

قبر کا حال مردہ ہی جانتا ہے موم۔۔۔وہ دونوں کی دلچسپ صورتحال سے کچھ کچھ آگاہ تھا۔

دونوں بہت تنگ ہیں۔۔۔دیکھی نہیں آپ نے ان کی شکلیں عجیب یتیمی مسکینی بے بسی ٹپکتی ہے۔۔۔بے چارے۔۔۔کتنے زندہ دل،خوش شکل،خوش مزاج اور آزاد ہوا کرتے تھے۔

کانوں کو ہاتھ لگائے وہ افسوس سے کہہ رہا تھا۔

کیا آپ میرا ابھی یہی حال چاہتی ہیں۔۔۔؟؟؟

وہ چہرے پر معصومیت سجائے بات ٹالنے کو تھا۔

بس۔۔۔وہ باتوں میں آنے والی نہیں تھیں۔

مجھے لڑکی پسند ہے اور میں تمہاری ایک نہیں سنوں گی تمہیں الماس کی فوٹوز بھیج رہی ہوں اور اسے تمہارا نمبر پہلے ہی بھیج رہی ہوں۔

www.novelsclubb.com

وہ فون گیلری سے تین چار فوٹوز سیلیکٹ کرتی اسے واٹس ایپ کر رہیں تھیں۔

ایک بار مل لو تمہیں پسند آئے گی۔

کام ہو جانے پر فون سائیڈ پر رکھتے وہ اسے دیکھتی مخاطب ہوئیں جس کی آنکھوں میں صرف انکار تھا۔

No Way Mommm...

وہ گود میں رکھا کشن واپس صوفے کو سونپتا وہاں سے رفو چکر ہوا تھا۔

موم۔۔۔موم۔۔۔وہ تیز قدموں سے چلتی آرہی تھی۔آج شہد رنگ آنکھوں میں ایک نئی چمک تھی۔

ڈگری کے بعد یہ اس کا پہلا جاب انٹرویو تھا۔

یہ دیکھیں موم۔۔۔وہ ٹیب اٹھائے اسکرین پر میل دیکھارہی تھی۔zjfh سے انٹرویو کال آئی ہے۔۔۔اس کی آواز میں ایک نئے سفر کی خوشی تھی۔

zjfh۔۔۔۔ ۔۔۔۔؟؟؟

وہ بریانی کو دم پر لگا رہی تھیں۔

ہاں ہاں۔۔۔ zjfh۔۔۔اگر میں سیلیکٹ ہو گئی تو مجھے ڈریم ڈیزائنر بننے سے کوئی نہیں روک

سکتا۔

وہ اپنی خوشی میں جھوم اٹھی تھی۔

ہمم۔۔۔سوائے شاہ صاحب کے۔۔۔اس کے قدم جو خوشی سے زمین نہیں چھو رہے تھے وہ جیسے دھڑم سے نیچے آ گری تھی۔

پتا ہے نا کتنی مشکل سے تمہیں فیشن ڈیزائننگ پڑھنے کی اجازت ملی تھی۔

وہ اسے ماضی کی مشکلات یاد کرواتی آنے والے حالات سے روشناس کروا رہیں تھیں۔

اوہووو موم۔۔۔موڈ خراب مت کریں ابھی مجھے اپنے انٹرویو پر فوکس کرنے دیں۔۔۔

وہ اپنی ماں کے کندھے پر تھوری اٹکائے بولی۔

آہ۔۔۔تہمینہ بیگم نے مزید کچھ کہنے سے انکار کرتے سلاد بنانے پر دھیان دیا۔

بعد کی بعد میں دیکھے گے ناں۔۔۔

وہ پیار سے ان کی گال پر چٹکی کاٹتے واپس اپنے کمرے کی اور ڈھ چل دی۔

جہاں انٹرویو کی تیاریاں اس کی منتظر تھیں۔

ارے ارے زارم صاحب آئیں ہیں۔۔۔۔

بازل جو اس کا دوست ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا بزنس پارٹنر بھی تھا اسے آتا دیکھ کر بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زارم صاحب بہت تھکے ہوئے ہیں۔۔۔اور حالت کا تو پوچھو ہی مت۔۔۔

زارم کرسی پر ڈھیر ہوتا دیکھائی دیا۔

خیریت۔۔۔؟؟؟

ہل چلاتے رہے ہو ساری رات یا آنٹی نے گھر سے نکال باہر کیا۔۔۔

وہ اپنی آفس چیئر پر بیٹھا اس کی حالت کا تفصیلی جائزہ لے رہا تھا۔ان دونوں کی آفس ٹیبل ایک ہی آفس میں آمنے سامنے لگائی گئی تھی۔

یہ دن بھی دور نہیں۔۔۔

زارم سلطان کی صبح اس کی مرضی کے برخلاف تھی۔

اوہ سمجھ گیا اپنے بھائی کی مشکل۔۔۔

بازل نے ذہن پر زور دیا۔

زارم کا فون ایک بار پھر سے اسے چڑانے لگا۔

افففففف۔۔۔۔زارم نے منہ میں ہوا بھرتے خود پر ضبط کیا۔

الماس نامی کوئی خاتون کل سے میرے پیچھے پڑی ہیں کہتی ہیں ہم دونوں کے ستارے ملتے ہیں ہمیں شادی کر لینی چاہیئے۔۔۔

اس نے کال کاٹتے اس ویک اینڈ کی آپ بیتی سنانا شروع کی۔

کیا۔۔۔؟؟؟

بازل کو اس کا کیس کافی انوکھا لگا تھا۔

ہاں۔۔۔تو اور کیا۔۔۔

ساری رات نہیں سونے دیا اور اور نمبروں سے فون کرتی رہی کوئی اتنا افلاطون کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔

وہ ابھی کہانی کے نئے کرکٹر کا حال احوال بتا ہی رہا تھا جب ایک ساتھ کئی واٹس ایپ ٹونس سنائی دیں۔جو یقیناً زارم کی والدہ محترمہ کی مرہون منت تھیں جو کل رات کی گئی تصویریں سین نہ ہونے پر وہ وہیں تصویریں ری سینڈ کر رہیں تھیں۔

موم ہیں۔۔۔اس نے بازل کی سوالیہ نظروں کے جواب میں بتایا۔

اسی افلاطون کی تصویریں بھیج رہیں ہیں۔۔۔

زارم نے فون سامنے پڑی ٹیبل پر دھکیلا۔

کمال ہے ویسے موم کو بھی میرے لائق یہی ملی۔۔۔دنیا جہاں سے انوکھی نرالی عجیب سی۔۔۔

اس نے کف فولڈ کرتے سامنے پڑی فائل کھولتے دھیان بھٹکایا۔

ذرا ہم بھی تو دیکھیں۔۔۔

بازل کی کروسیٹی اسے زارم کی ٹیبل تک کھینچ لائی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

الماس جبار۔۔۔

اسے پہچاننے میں بازل کو ایک سیکنڈ لگا تھا۔

زارم نے ناسمجھی سے فون پکڑتے بازل کو سمجھنے کی کوشش کی۔

ہماری یونیورسٹی فیلو۔۔۔الماس جبار۔۔۔وہ زارم کے سامنے والی چیئر پر بیٹھ گیا۔

جس کا ہر کام ستاروں کی چال کے حساب سے ہوا کرتا تھا۔۔۔اسے لوگوں کے نام یاد رہیں نا رہیں ان کے ہورر سکوپ یاد رہتے تھے۔۔۔

جو کئی لوگوں کا بریک اپ کروا چکی تھی۔۔۔۔

ہاں وہی۔۔۔زارم کو وہ یاد تھی۔

جس نے اپنے بوائے فرینڈ کا سر پھاڑ دیا تھا کیونکہ ستاروں کی چال کے حساب سے وہ اسے دھوکہ دے کر بھاگنے والا تھا۔۔۔

زارم اس واقعہ کا چشم دید گواہ تھا۔

ارے تمہاری گاڑی بھی تو اس کی گاڑی سے ٹکرائی تھی۔۔۔بازل مزید یاد کروا رہا تھا۔

وہ دکھ تو مجھے بھولتا ہی نہیں۔۔۔میری نئی نویلی اسپورٹس کار۔۔۔میرا پہلا پیار۔۔۔کیا حشر کیا تھا اس افلاطون نے۔۔۔

صرف یہی نہیں۔۔۔یاد کرو۔۔۔اس نے تمہیں تمہارے کرش سے دور کروادیا تھا۔اسے تمہاری پرسنیلٹی کے نیگیٹو پوائنٹس بتابتا کر۔۔۔

گویا بازل اسے الماس جبار کے خلاف بھڑکا رہا تھا۔

موم کی پسند کو داد دینی پڑے گی۔۔۔

زارم سر پکڑتے بولا۔

دوست تمہاری مشکل کا ایک ہی حل ہے۔۔۔بازل واپس اپنی نشست پر جانے کیلئے اٹھتا بولا۔

وہ کیا۔۔۔؟؟؟

زارم کو فوری حل ہی تو چاہیے تھا۔

خودکشی۔۔۔

بازل نے شرارت سے کہا۔

نہیں تو خود کو پاگل ثابت کرکے پاگل خانے چلے جائو۔۔۔یا پھر کوئی چھوٹا موٹا کرائم کرکے جیل چلے جائو۔۔۔بازل کے مفت مشورے زارم کے زخموں پر نمک چھڑک رہے تھے۔

کیونہ میں تمہارا ہی مرڈر کرکے جیل چلا جائوں۔۔۔زارم نے آنکھیں دیکھائی۔

ویسے۔۔۔بازل کہا باز آنے والا تھا۔

ویسے آپس کی بات ہے اگر تمہاری شادی اس لڑکی سے ہوگئی تو تم زیادہ دن زندہ نہیں رہو

گے۔۔۔

کچھ دیر پہلے آرڈر کی چائے اب بازل کاشان کے سامنے پیش کی جا رہی تھی۔

ناشتہ کیا تم نے۔۔۔؟؟؟

بازل کو اس کے دوست کی شکل صاف صاف بتا رہی تھی اس نے ناشتہ تک نہیں کیا۔

ویسے یہ بھی اچھا حل ہے بھوک ہڑتال کر کے اتنے پتلے ہو جاؤ کہ لڑکی کو نظر ہی نہ آؤ۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔وہ اپنے ہنس و مزاح پر ہنسا کہ سامنے سے کاغذ کے جہاز کی طرح اک بال پین اڑتا اڑتا ٹھیک اس کے بازوں میں لگا۔

افففففف۔۔۔۔وہ بازوں سہلاتے زارم کو مضنوئی خفگی سے دیکھنے لگا۔

---

www.novelsclubb.com

مس نایاب جمال شاہ۔۔۔

آپ لباس کو کیسے دیکھتی ہیں لباس آپ کی نظر میں کیا ہے اور کیسے ڈیفائن کریں گئیں۔۔۔؟؟؟

ابتدائی تعارف کے بعد باقاعدہ سوالات کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔

زی جے فیشن ہائوس میں بیٹھی نایاب جمال شاہ اور زہرہ جبین کی یہ پہلی ملاقات تھی۔

جس کا گواہ زہرہ جبیں کا اسسٹنٹ مینیجر راجہ تھا۔

مارک یاکوب نے کہا تھا؛_ "میرے نزدیک لباس خود کے اظہار کی ایک شکل ہے۔آپ جو پہنتے ہیں اس میں آپ کون ہیں اس کے بارے میں اشارے ملتے ہیں۔"

میں بھی اسی بات سے اتفاق کرتی ہوں۔۔۔ہمارالباس ہماری پہچان کی ایک شکل ہے۔۔۔ہم کون ہیں۔۔۔کیا پسند کرتے ہیں۔۔۔ہمارا مزاج۔۔۔وہ رنگ جو ہم پہنے ہوتے ہیں۔۔۔یہاں تک کہ ہمارے کپڑوں کا ڈیزائن ہمارے خیالات کی عکاسی کرتا ہے۔

کچھ دیر پہلے کی نروسنس اب دھندلا گئی تھی۔

Excellent...

آپ نے رنگوں کی بات کی۔۔۔آپ رنگوں کو کیسے دیکھتی ہیں۔۔۔؟؟؟

انہیں وہ پہلی نظر میں وہ ہیرا لگی تھی جسے تراشنے کا ہنر وہ اچھے سے جانتیں تھیں۔

میں سمجھتی ہوں رنگوں کی بھی اپنی زبان ہے۔۔۔جو بنا بات چیت کے سمجھی جا سکتی ہے۔۔۔ہر رنگ اپنی منفرد حیثیت رکھتا ہے۔اسے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

کیونکہ ہم کسی کا پسندیدہ رنگ جان کر اس کی پسند ناپسند، شخصیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

واسلی کنڈنسکی نے کہا تھا؛_ "رنگ ایک ایسی طاقت ہے جو روح کو براہ راست متاثر کرتی ہے۔"

رنگوں میں دلچسپی ان کے کام کا حصہ تھا۔چنانچہ رنگوں کے بارے میں جاننا نہیں سمجھنا اور ان

کے بارے میں بات کرنا نہیں پسند تھا۔

....Bravo

وہ اس کے جواب سے قدرے متاثر نظر آئیں۔

آپ کا پسندیدہ رنگ کونسا ہے۔۔۔؟؟؟

گویا وہ اسے جاننا چاہتیں تھیں۔

....Voilet Colour

جہاں اس کا پسندیدہ رنگ جاننے کے بعد زہرہ جبیں کی مسکراہٹ گہری ہوئی وہی راجہ بھی اتنے فلوپ انٹرویو ہونے کے بعد اب کی بار مطمئن دیکھائی دے رہا تھا۔

وایلیٹ رنگ میرا پسندیدہ رنگ ہے۔۔۔روحانیت کا رنگ۔۔۔نیلے رنگ کے سکون کے ساتھ سرخ رنگ کی توانائی لیئے انٹروورٹ کا رنگ۔

جہاں وایلیٹ کلر کی مثبت خصوصیات میں رائیلیٹی، روحانیت، عیش و آرام آتا ہے وہی یہ پر اسرار مزاج کے ساتھ وابستہ دیکھائی دیتا ہے۔

نایاب کا پورٹفولیو پہلے ہی قابل تعریف تھا اور اب وہ انٹرویو کا معرکہ سر کرنے کو تھی۔

ڈریس ڈیزائن ہو یا کلر اسکیم وہ اپنی باتوں سے اپنی قابلیت ثابت کر رہی تھی۔

لباس اور رنگوں کی اہمیت اپنی جگہ پر لباس پر کیے مختلف اقسام کے کام مثلا

Patch work, hand work, moti work, cut work, zari work

کی اہمیت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔

آپ مختصر ہمیں اس کام کے بارے میں آگاہ کریں۔۔۔

بالکل۔۔۔لباس پر کیا گیا کام خاص اہمیت کا حامل ہے۔۔۔ہر کام کی اپنی خوبصورتی ہے۔۔۔

اگر ہم پیچ ورک کی بات کریں تو یہ سوئی کے کام کی ایک شکل ہے جس میں کپڑے کے ٹکڑوں کو ایک ساتھ بڑے ڈیزائن میں سلائی کیا جاتا ہے۔۔۔کہا جاتا ہے یہ تکنیک سینکڑوں سال سے چلی آ رہی ہے جو پوری دنیا میں پائی جاتی ہے۔

غالباً اس کی ضرورت اور ارتقا کی وجہ مہنگے کپڑوں کو ضائع ہونے سے بچانے اور دوبارہ استعمال میں لانے سے ہے۔

پرل ورک یا موتی ورک کا کام زیادہ تر کڑھائی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔۔۔یہ لباس کو جاذب نظر منفرد بنانے میں معاون ثابت ہوتا ہے ساڑھی ہو یا شلوار قمیض موتی ورک آپ کے لباس کو شاندار شکل دیتا ہے۔

زری ورک روایتی طور پر باریک سونے یا چاندی سے بنا ہوا ایک دھاگہ جو روایتی بنگالی ہندوستانی اور پاکستانی لباس میں استعمال ہوتا ہے۔۔۔کہا جاتا ہے زری کام کا آغاز مغلوں کے دور حکومت

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں شروع ہوا تھا البتہ آج کل زیادہ تر کپڑوں میں اصلی زری سونے اور چاندی سے نہیں بنتی بلکہ سوتی یا پالیئے سٹر یارن ہوتا ہے جسے سنہری چاندی کے دھاگے سے لپیٹا جاتا ہے۔

وہ پر اعتماد طریقے سے انہیں اپنی قابلیت ثابت کر رہی تھی۔

میرے خیال سے اتنا کافی ہے۔۔۔زہرہ جبین نایاب جمال شاہ کا انتخاب کر چکیں تھیں۔راجہ جانتا تھا۔وجہ ان کی مسکراہٹ تھی۔چنانچہ راجہ کی اٹکی سانس بحال ہو رہی تھی۔

مس نایاب شاہ۔۔۔کیا آپ ہماری ٹیم کا حصہ بننا چاہیں گیئں۔۔۔؟؟؟

یہ جملہ نہیں ایک خواب تھا جس کی تعبیر خود اس کے ہاتھ آگئ تھی۔

وہ اتنی خوش تھی کہ ہاں کہتے اس کی آنکھوں کے گوشے نم ہونے لگے۔

ایک معرکہ تو وہ سر کر گئ تھی دوسرا کیسے کرے گی نہیں جانتی تھی۔

دوسری جانب زہرہ جبین کو اپنی عید کولیکشن کی ڈیزائنر مل گئ تھی۔

نافرمان اولاد۔۔۔شاہ صاحب کا غصہ سوا نیزے پر تھا۔

تہمینہ بیگم باپ بیٹی دونوں کو سمجھانے سے قاصر تھیں۔شاہ صاحب نایاب کی فیشن ڈیزائننگ کی پڑھائی کے سخت خلاف تھے۔وہ اسے ڈاکٹر بنانا چاہتے تھے۔

اول تو نایاب کا ڈاکٹر بننے کا کوئی ارادہ نہیں تھا پر پھر بھی شاہ صاحب کے زبردستی میڈیکل میں

ایڈمیشن دلوانے پر وہ یونیورسٹی جانے لگی تھی۔

پھر وہی ہوا جس کا ڈر تھا دلچسپی نہ ہونے کی وجہ سے جلد ہی یونیورسٹی سے ڈراپ آئوٹ کر دی گئی۔

عزیز واقارب کے سمجھانے پر شاہ صاحب نے خاموشی اختیار کر لی اور اسی خاموشی کا فائدہ اٹھاتے نایاب نے فیشن ڈیزائننگ میں ایڈمیشن لے لیا۔

ناپہلے اس لڑکی نے ڈگری میری مرضی سے لی۔۔۔اور اب یہ جاب۔۔۔لاحول ولا قوۃ۔۔۔ ان کا بی پی ہائی ہو رہا تھا۔

بابا آپ میری بات تو سنیں۔۔۔

وہ اس کی ایک بھی سننے کو تیار نہیں تھے۔

کس کی اجازت سے تم نے یہ انٹرویو دیا۔۔۔

کیا مجھ سے اجازت لی۔۔۔مجھے بتانا گوارا کیا۔۔۔نہیں۔۔۔وہ سر جھکائے کھڑی سن رہی تھی۔

اب۔۔۔اب یہ کپڑے بنائے گی۔۔۔میرا نام بدنام کرے گی۔۔۔اب کی بار وہ تہمینہ بیگم سے مخاطب تھے۔

بابا۔۔۔وہ زی جے فیشن ہائوس ہے۔۔۔وہاں کے کپڑے قابل اعتراض نا ہوتے ہیں اور نا ہوں گے۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ان کے اعتراضات پر بات کرنا چاہتی تھی۔

یہ ایک بڑی opportunity ہے۔۔۔میں اپنی محنت اور قابلیت سے یہاں تک پہنچی ہوں۔۔۔

مجھے میرا کیرئر بنانے کا اس سے اچھا موقع کبھی نہیں ملے گا۔۔۔انداز التجائیہ تھا۔ وہ اپنے روشن مستقبل کا خواب پورا کرنا چاہتی تھی۔

وہ کسی صورت پیچھے ہٹنے والی نہ تھی۔

میں یہ سب نہیں جانتا۔۔۔مجھے بس اتنا پتا ہے۔۔۔تم نے نہ پہلے میری کبھی مانی اور نہ اب۔۔۔

ان کی انا کا پرچم بیٹی کے سر سے بلند ہو رہا تھا۔

پر یاد رکھنا اس بار میں خاموش نہیں رہوں گا۔۔۔وہ ایک کٹھن فیصلہ لے رہے تھے۔

اگر تمہیں اسی طرح کیرئر بنانا ہے تو ہمیں چھوڑنا ہوگا۔۔۔تمہیں یہ گھر چھوڑنا ہوگا۔۔۔

وہ رکے نہیں وہ کہہ گئے۔

بابا۔۔۔وہ فقط انہیں پکار سکی۔

بیٹا تم ہی ضد چھوڑ دو۔۔۔

تہمینہ پاس آتیں بولیں۔

سیمل۔۔۔

لہجہ اداس آنکھوں میں نمی اور قدرے بہتی ناک سے سوں سوں کرتی وہ اپنی دوست سے مخاطب تھی۔

بولو میری جان۔۔۔ سیمل ہینڈ فری لگائے کچن کیبن سے چائے کا بڑا سا مگ نکال رہی تھی۔

سیمل انہیں میرے ڈیزائن پسند آئیں ہیں۔۔۔ زی جے فیشن ہاؤس کو نایاب جمال شاہ کے ڈیزائن پسند آئیں ہیں۔۔۔ عید کی مناسبت سے مجھے کچھ سیمپل ڈیزائنز تیار کرنے ہیں۔۔۔ اگر میرے بنائے سیمپلز اپرو وہو گئے تو جانتی ہو زی جے فیشن ہاؤس کی عید کولیکشن میرے نام سے مارکیٹ میں آئے گی۔۔۔

نایاب کولیکشن بائے زی جے فیشن ہاؤس۔۔۔

وہ جب سوچتی گوز بمپس محسوس کرتی۔

سیمل چائے کا پہلا گھونٹ بھرتی اپنی دوست کی مشکل سمجھ رہی تھی۔

کتنی بڑی opportunity ہے ناں۔۔۔

وہ اپنی دوست سیمل سے اپنا دکھ بانٹتی بولی۔

توکیا نایاب جمال شاہ گھر چھوڑنے کیلئے تیار بیٹھی ہیں۔۔۔؟؟؟

سیمل اس کا حتمی فیصلہ سننا چاہتی تھی۔

تم نے بتایا تھا تمہارے گھر کا ایک پورشن کرائے کیلئے خالی ہے۔۔۔؟؟؟

آنکھیں رگڑتی اب اس نے گال پر آتے بال کان کے پیچھے ارستی سوال کیا۔

کیا تم مجھے as a paying guest رکھو گی۔۔۔؟؟؟

ایک بار پھر سے سیمل نے اس کی بہتی ناک کی سوں سوں سنی۔

وہ اس کی دوست تھی۔ وہ اسے کیسے انکار کر سکتی تھی۔ جانتی تھی وہ پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں تھی۔

موم کس سے پوچھ کر آپ نے میرا میٹ اپ پلین کیا۔۔۔ آخر کیسے کر سکتیں ہیں آپ ایسے۔۔۔

جواب میں وہ فون بند کر چکیں تھیں۔

وہ آفس کے کام سے فیلڈ میں ورکرز کے ساتھ پسینے میں شرابور کھڑا تھا جب اسے شام چھ بجے میریٹ ہوٹل میں ریزرویشن کی نوید سنائی گئی۔

ہمیشہ کی طرح اس ویک اینڈ بھی بہو کی تلاش جاری وساری تھی۔

اب یہ کون مجھے کال کر رہا ہے۔۔۔؟؟؟

ایک انجان نمبر فون اسکرین پر نمودار ہوا تو اس نے کال پک کر لی۔

ہائے میں زارا بات کر رہی ہوں۔۔۔

وہ ورکرز سے ذرا فاصلے پر کھڑا اپنی زندگی کی مشکلوں سے نبٹ آزما تھا۔

سوری میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔۔۔

اٹس رئیلی او کے۔۔۔ ہم پہلی اور شاید آخری بار بات کر رہے ہیں۔۔۔

کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔۔۔ کیا بات کر رہیں ہیں آپ اور آپ ہیں کون۔۔۔؟؟؟

وہ اپنی کلائی پر باندھی سیاہ گھڑی سے وقت کا تعین کرتا اپنے ارد گرد نظر ڈال رہا تھا۔

مجھے آپ کی موم نے نمبر دیا ہے۔۔۔۔

وہ جیسے بے زاریت سے گو ہوئی۔

اووو۔۔۔۔ تو آپ ہیں میری نئ امیدوار۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ روانی میں بولا۔

اوپس۔۔۔ معاف کریے گا۔۔۔ وہ اپنا پیر زمین پر رگڑتے بولا تھا جو بھی تھا اسے اس طرح سے نہیں کہنا چاہئے تھا۔

ہاہاہاہا۔۔۔ وہ ہنس رہی تھی۔

اس نے فون کان سے ہٹا کر اسکرین پر وہی نمبر دیکھتے پھر سے کان سے لگائے تصدیق کی۔

ایک اور عجیب سی لڑکی۔۔۔ پتا نہیں موم کو یہ کہاں سے مل جاتی ہیں۔۔۔

اس بار اس نے اپنے دل میں کہا تھا۔

امیدوار تو میں ہوں۔۔۔پر کسی اور کی۔۔۔یہی بتانے کیلئے کال کی تھی۔۔۔میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں۔۔۔میرے گھر والے بھی جانتے ہیں۔۔۔پر آپ کا پروپوزل جب سے آیا ہے مجھے پریشرائز کر رہیں ہیں۔۔۔وہ اپنے فون کرنے کا اصل مقصد بیان کر رہی تھی۔

اوہ تو یہ بات ہے۔۔۔زارم کے کندھوں سے گویا آدھا بوجھ کم ہوا تو انداز میں شرارت نے جگہ بنائی۔

بس میں ہوں ہی اتنا ہینڈسم اسمارٹ گڈ لوکنگ ڈیشنگ کہ۔۔۔وہ دل کھول کے اپنی تعریف کر سکتا تھا کیونکہ خطرہ ٹل چکا تھا۔

او مسٹر۔۔۔میں نے آپ کی تعریفیں سننے کیلئے فون نہیں کیا یہ بتانے کیلئے کیا ہے کہ آج شام میرے انتظار میں ریسٹورنٹ مت بیٹھے رہنا اور دوسری بات خود اپنی موم کو منع کر دو کوئی بھی بہانہ بنا دو کہ دولڑکی بھینگی تھی تو تلی تھی کالی موٹی کچھ بھی جو تمہیں ٹھیک لگے بس انکار تمہاری طرف سے ہونا چاہیے۔۔۔

اوکے بائے۔۔۔۔

وہ آنن فانن اپنی بات کہتی فون بند کر چکی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چلو بیٹا زارم۔۔۔سوشل ورک بھی تمہارے ہی نصیب میں لکھا ہے۔۔۔

وہ گھر کے سوئمنگ پول کے پاس ریلیکسنگ چیئر پر ٹانگیں واہ کیئے کبھی کلائی پر بندھی گھڑی کی سوئیوں کا جائزہ لیتیں تو کبھی آسمان پر پورے چاند کو دیکھتیں۔

زارم کی گاڑی کی آواز سنتے ہی وہ اپنی نشست سے اٹھتیں کار پورچ کی اوڑھ چلنے لگیں۔

زارم۔۔۔۔

تم ملے زارا سے۔۔۔؟؟؟

وہ اسے دیکھتے ہی سوال کرنے لگیں۔

موم۔۔۔اس نے سرد آہ بھرتے قدم ان کی طرف بڑھائے۔

موم وہ میرے ٹائپ کی نہیں ہے۔۔۔بلکہ وہ میرے لیئے ہی نہیں ہے۔۔۔وہ کسی اور کو پسند کرتی ہے۔۔۔اس کے گھر والے اسے زبردستی میرے پلے باندھنا چاہتے ہیں۔۔۔آپ پلیز میری طرف سے انکار کردیں۔

وہ کورٹ بازوں پر ڈالے دوسرے ہاتھ میں لیپ ٹاپ بیگ تھامے ساتھ چلتا کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیا احمکانہ باتیں کر رہے ہو زارم۔۔۔ یہ شادی بیاہ بچوں کا کھیل نہیں ہے۔۔۔ نہیں پسند ہو گا اس کی فیملی کو وہ جو اسے پسند ہے۔۔۔ کم عمر ہے۔۔۔ نادان ہے۔۔۔ میں اس کی فیملی سے ملی ہوں۔۔۔ مجھے یہ رشتہ قبول ہے۔۔۔ میں انکار نہیں کروں گی۔

وہ باضد تھیں۔ وہ انہیں دیکھ رہا تھا۔

عید کے فوری بعد تمہاری شادی کروں گی۔۔۔ میں نے تمہارے ننھیال ددھیال سبھی کو تمہاری شادی کی تیاریوں کا کہہ دیا ہے۔۔۔ اب تو تمہاری شادی ہو کر رہے گی۔

وہ اس کی شادی کا حتمی اعلان پہلے ہی کر چکیں تھیں۔

موممم۔۔۔ میں اس سے شادی نہیں کروں گا۔۔۔

اب یہ میری عزت کا سوال ہے زارم سلطان۔۔۔

موم میں شادی ہی نہیں کروں گا۔۔ اس سے تو بالکل بھی نہیں۔۔

تم کیا چاہتے ہو زارم۔۔۔

میں اپنی اور آپ زندگی میں سکون چاہتا ہوں۔۔۔

وہ گھر کی لوبی میں ساتھ کھڑے تھے۔

تم ایسے نہیں مانو گے۔۔۔ وہ دل مضبوط کیئے ایک مشکل فیصلہ لے رہیں تھیں۔

موم۔۔۔ بس زارم سلطان بس۔۔۔ اب اگر تمہیں اس گھر میں رہنا ہے تو ایک عدد بیوی اور

دو چار چھوٹے چھوٹے بچے چاہئے ہوں گے۔۔۔

اسی صورت تم یہاں رہ سکتے ہو۔۔۔۔

مومم۔۔۔وہ ہکا بکا کھڑا اپنی موم کو دیکھتا رہا اس بار معاملہ حد درجہ سنجیدہ تھا۔

تھینکس یاررررر۔۔۔تم نہ ہوتی تو میرا کیا ہوتا۔۔۔اس نے جوس کا گلاس پلیٹ سے اٹھاتے ایک نظر اوپر والے پورشن پر ڈالی جہاں اسے رہنا تھا۔

میری چھوڑو بس کسی طرح اپنے بابا کو راضی کرنے کی کوشش کرنا۔۔۔

سیمل فکر مندی سے بولی۔

اممم۔۔۔نایاب کی آنکھوں سے اداسی جھلک رہی تھی۔

ابھی تو وہ بہت غصے میں ہیں۔۔۔

کچھ وقت گزر جائے۔۔۔پھر ان کو منانے کی کوششوں میں لگ جاؤں گی۔۔۔

اس نے ایک گہری سانس اپنے اندر کھینچتے اپنے بابا کو منانے کا عزم دہرایا۔

ارے ارے زی جے فیشن ہاؤس کی اپ کمنگ ڈریم ڈیزائنر ہمارے غریب خانے پر۔۔۔

بازل باہر سے گروسری کر کے آیا تھا۔

بازل بھائی آپ بھی ناں۔۔۔ابھی تو میں خود آپ دونوں کے سہارے پر ہوں۔۔۔ مجھ سے غریب کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔وہ منہ کے زاویے بگاڑتے کہہ رہی تھی۔

کیسی بات کر دی لڑکی تم نے۔۔۔بازل کچن شیلف پر سامان رکھتے لیونگ ایریا کی جانب آتا سیمل کے ساتھ صوفہ پر بیٹھ گیا۔

تمہارا ہی گھر ہے۔۔۔ جیسے چاہے رہو۔۔۔وہ اسے تسلی دے رہا تھا جو رو دینے کو تھی۔

سیمل۔۔۔وہ اپنی شریک حیات سے مخاطب تھا۔

میری بہن کو یہاں کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہئے۔۔۔ سیمل اسے پچھلی رات ہی سب بتا چکی تھی۔

اوپر والا سارا پورشن نایاب شاہ کا ہے۔۔۔جیسے چاہوں رہو۔۔۔اور کچھ چاہیئے ہو تو بلا جھجک بتانا۔۔۔وہ اس کی دل سے قدر کرتا تھا کیونکہ اسی کو بہن بنا کے وہ اپنی پہلی محبت سیمل شاہمیر تک پہنچا تھا۔

جی جی۔۔ آپ بے فکر ہو جائیں میں نے سب سیٹ کر دیا ہے اسے کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔۔۔ سیمل کی آنکھوں میں اپنی بہنوں جیسی دوست کیلئے ہمدردی تھی۔

باہر کوئی ڈور بیل پر ہاتھ رکھ کر بھول گیا تھا۔

اس وقت کون ہو سکتا ہے۔۔۔؟؟؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سیمل سوالیہ نظروں سے بازل کو دیکھتے بولی۔

میں دیکھتا ہوں۔۔۔ بازل نے سیمل کو اٹھنے سے منع کرتے خود جاتے کہا۔

اور بازل کی زندگی میں یہ دن بھی آنا تھا وہ زارم سلطان کو بمع سازوں سامان دیکھ رہا تھا۔

ارے اب کیا گھورتا ہی رہے گا۔۔۔ ہٹ پیچھے۔۔۔

وہ خود ہی سوٹ کیس کے پہیے گھسیٹا اندر داخل ہوا۔

تم۔۔۔ وہ اسے دیکھتے اٹھی تھی۔

تم۔۔۔ وہ اسے دیکھتے رکا۔

قسمت نے انہیں پھر سے اسی گھر میں ملوایا جہاں دو سال پہلے پہلی بار ملے تھے۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔ اور یہ بھدا سا سوٹ کیس تمہارا ہے۔۔۔ کہیں جا رہی ہو۔۔۔ جا رہی ہو تو اچھا ہے۔۔۔ وہ نایاب اور اس کے پاس پڑے سوٹ کیس کو گھور رہا تھا۔

اور تم یہاں منہ اٹھائے کہاں چلے آ رہے ہو۔۔۔ پہلے یہ تو بتائو۔۔۔ وہ دونوں آج بھی لڑنے کو تیار تھے۔

یہ میرے جگری دوست کا گھر ہے۔۔۔ زارم نے بازل کو کندھے سے تھام کر کہا تھا۔

یہ میری بھی جان سے پیاری دوست کا گھر ہے۔۔۔

نایاب نے سیمل کے پاس آتے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

اوہووووہو کیا گیا ہے تم دونوں کو۔۔۔؟؟؟

ریلیکس ہو جائو۔۔۔

بازل دونوں کے درمیان آ کھڑا ہوا تھا۔

سیمل انہیں لڑتا دیکھ کر الگ حیران تھی۔

بازل یار تم نے بتایا تھا تمہارا اوپر والا پورشن کرائے کیلئے خالی ہے تو اب سے میں رہوں گا وہاں۔۔۔وہ جیسے فوراً وہاں سے جانا چاہتا تھا۔

ایکس کیوززززمی۔۔۔۔وہ پورشن میں لے چکی ہوں۔نایاب کی آواز غصے سے بلند ہوئی تھی۔

ایسے کیسے لے چکی ہو۔۔۔؟؟؟

بازل لائو چابی دو۔۔۔

نایاب کو اگنور کرتا وہ بازل کی سامنے کھڑا ہوتے چابی مانگنے لگا۔

بازل نے مایوسی سے اسے دیکھا۔

تم ہی تو کہتے تھے یہ میرا بھی گھر ہے میں جب چاہے آ سکتا ہوں۔۔۔

زارم سلطان اب کے ایموشنل کارڈ کھیلنے لگا۔

وہ سب تو ٹھیک ہے زارم پرررر۔۔۔۔

بازل نے زارم کے کندھے پر افسوس سے ہاتھ رکھتے کچھ کہنا چاہا۔

پر یہ کہ میں تم سے پہلے آئی ہوں۔۔۔

وہ بازوں پر بازوں باندھے کھڑی تھی۔

تم۔۔۔ تم لیٹ ہو گئے ہو۔۔۔اب جائو اور جا کر اپنے لیئے کوئی اور ٹھکانا تلاش کرو نہیں تو سامنے ایک پارک ہے وہی بینچ پر سو جانا تروتازہ ہوا میں دماغ کی گرمی بھی دور ہو گی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔اپنے مفید مشورے اپنے پاس رکھو۔

وہ دونوں لڑ رہے تھے جب بازل نے ایک چابی زارم کی آنکھوں کے سامنے لہلہائی۔

جسے دیکھ کر زارم کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

وہی نایاب کے آئی بروز تنے اور اس نے اپنی دوست سیمل کو شکایتی نظروں سے دیکھا۔

اوہ مجھے پتا تھا تم مجھے ناراض نہیں کرو گے۔۔۔زارم چابی تھامتے بازل کے گلے لگتا بولا۔

یہ چابی۔۔۔گھر کی انیکسی کی ہے زارم تمہیں انیکسی میں ایڈجسٹ کرنا ہو گا۔۔۔ میرے پاس یہی اس مسئلے کا حل ہے۔

اس نے کندھے اچکائے۔

زارم کی گال کا گہرا ہوتا گڑھا اب معدوم ہو چکا تھا۔

نایاب نے اسے آنکھیں دیکھائی۔۔۔ شہد رنگ آنکھوں میں شوخی کا رنگ نمایاں تھا۔

رات نے شہر اقتدار پر اندھیرے کی چادر پھیلا دی تھی۔وہ کمرہ بند کیے اپنے کام پر دھیان دینے کی کوششوں میں ہلکان ہو رہی تھی۔

دو دن۔۔۔دو دن ملے ہیں تمہیں یہ ڈیزائنز بنانے میں دو دن۔۔۔نایاب شاہ ہوش میں آئو۔۔۔

وہ سر پکڑے خود کو کوس رہی تھی۔

تم پہلے ہی امتحان میں کیسے فیل ہو سکتی ہو۔۔۔

وہ بیڈ پر پالتی مارے الجھی بیٹھی تھی۔

سامنے بہت سے کاغذ جو توڑ مروڑ کے پھینکے گئے تھے اسے مزید چڑا رہے تھے۔

گھر سے دوری تھی یا نئی جگہ کی اجنبیت وہ اپنے کام پر فوکسڈ نہیں تھی۔

آہ۔۔۔اپنے بالوں کو پونی ٹیل سے آزاد کرواتے وہ گھٹنوں میں سر دیے اپنا احتجاج ریکارڈ کروا رہی تھی۔

تم دونوں میں زیادہ فرق نہیں ہے تمہیں تمہاری موم نے اور اسے اس کے ڈیڈ نے گھر بدر کیا ہے۔۔۔

کھانے کی میز پر نایاب موجود نہیں تھی۔

میری مانو تو دوستی کرلو۔۔۔

بازل نے اپنے جگری دوست کو اپنے کارآمد مشورے سے نوازا۔

ستارے ملتے ہیں تمہارے۔۔۔ہاہاہا۔۔۔آخری بات الماس جبار کی یاد تازہ کرتے آنکھ دبائے کی گئی۔

بہت شکریہ بھائی تمہارا پر میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں۔۔۔سامنے پڑی سلاد کی پلیٹ سے کھیرا اٹھاتے وہ چپانے لگا۔

یاد ہے ایک زمانے میں اس کا نمبر مانگا تھا تم نے مجھ سے۔۔۔بازل کی بات سن کر پہلے سیمل مسکرائی پھر انجان بنتی اپنی پلیٹ میں کھانا نکالنے لگی۔وہ زارم کے فیس ایکسپریشن دیکھنا نہیں بھولی تھی۔

ہاں یاد ہے۔۔۔وہ زمانہ بیت گیا۔۔۔غلطی کردی میں نے۔۔۔تم سے دل کی بات کرکے۔۔۔

زارم بازل کے تنگ کرنے پر نالا تھا۔

ویسے ایک بات بتائیں۔۔۔بھابھی۔۔۔آپ سے پوچھ رہا ہوں میں آپ سے۔۔۔زارم نے کھانے سے ہاتھ روک کر سیمل کو مخاطب کیا اور بازل کو گھورتے آپ پر زور دیا۔

ہاں پوچھو زارم۔۔۔ سیمل ان دونوں کی نوک جھوک کی عادی تھی۔

آپ کی جان سے پیاری دوست کا اصل مسئلہ کیا ہے۔۔۔؟؟؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا اس کے ڈیڈ بھی اس کی زبردستی شادی کروانا چاہتے ہیں۔۔۔؟؟؟

وہ قدرے فکرمندی سے پوچھ رہا تھا۔

سیمل جان۔۔۔میں نے کہیں پڑھا تھا ایک بار محبت کے نام کا دیا دل کی دہلیز پر روشن ہو جائے تو کسی نا کسی کونے کو روشن کیئے ہی رکھتا ہے۔۔۔۔

سیمل بازل کی بات پر مسکرائے بنا نہ رہ سکی۔

پر پھر زارم کو دیکھ کر سر جھٹک گئی۔

وہ بازل پر برسنے کو تیار تھا۔

تمہیں کس نے کہا بیچ میں بولو۔۔۔اور یہ کیا ہے۔۔۔محبت۔۔۔دیا۔۔۔دل۔۔۔روشنی۔۔۔ کسی دربار پر حاضری دینا تو نہیں شروع کر دی۔

وہ اسے ٹھیک ٹھاک سنا رہا تھا۔

میں نے اپنی بیوی سے اپنے نایاب خیالات کا اظہار کیا ہے۔۔۔دوسری طرف بھی بازل تھا کیسے چپ رہتا۔

تمہارا نام لیا کیا۔۔۔؟؟؟

سیمل کے گھورنے پر بازل نے ہاتھ بلند کرتے صاف صاف بات بدلی۔

اس کے ڈیڈ کو اس کی جاب پسند نہیں۔۔۔وہ ہمیشہ سے اسے ڈاکٹر بنانا چاہتے تھے اور وہ ڈیزائنر

بن گئی۔۔۔بس باپ بیٹی کا کلیش چلتا ہی آرہا ہے۔۔۔

سیمل اسے سب بتارہی تھی۔وہ چاہتی تھی اس مشکل وقت میں زارم نایاب کا ساتھ دے۔

اوہ۔۔۔تو یہ بات ہے۔۔۔زارم کو معاملے کی سنجیدگی کا اندازہ ہو رہا تھا۔

ہاں اور پتا ہے وہ کہاں جاب کر رہی ہے۔۔۔؟؟؟

سیمل کی آنکھوں میں ایک دم سے چمک آئی تھی۔

زی جے فیشن ہاؤس میں۔۔۔

سیمل نایاب کیلئے نہایت خوش تھی۔

رئیلی۔۔۔زارم کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

تو اور کیا۔۔۔بازل نے توجہ اپنی جانب مرکوز کروائی تو زارم کی گال پر پڑتا گڑھا فوراً اسے پہلے غائب ہوا۔

www.novelsclubb.com

ایک بات بتاؤں سیمل۔۔۔بازل کہاں باز آنے والا تھا۔پر اس بار وہ سنجیدہ تھا۔

کیا وہ جانتی ہے۔۔۔زارم کون ہے۔۔۔کس کا بیٹا ہے۔۔۔؟؟؟

زارم کا پورا وجود کان بنتا جواب کا منتظر تھا۔

نہیں۔۔۔میرے خیال سے وہ نہیں جانتی۔۔۔

کون۔۔۔کون کیا نہیں جانتی۔۔۔نایاب کھانے کی میز پر بیٹھتے بولی۔

یہی کہ زارم کون ہے۔۔۔؟؟؟

بازل سسپنس رکھنے میں اناڑی تھا۔

ارے کیا مذاق کر رہے ہو۔۔۔زارم اس کی بات بدلنا چاہتا تھا۔

کون ہے۔۔۔؟؟؟

وہ زارم پر ایک نظر ڈالتی چکن جل فریزی اپنی پلیٹ میں نکالنے لگی۔

زار ممم۔۔۔زارم بازل کا بچپن کا دوست ہے۔۔۔ سیمل زارم کا اشارہ سمجھتے ہی ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگی۔

اس کے علاوہ دونوں بزنس پارٹنرز ہیں۔۔۔

وہ بات سمبھالتی خوش دلی سے بتا رہی تھی۔

بہت اچھے بزنس پارٹنر بھابھی۔۔۔

بالکل بالکل میں بہت اچھے لگانا کیسے بھول گئی۔۔۔

سیمل۔۔۔ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے ناں۔۔۔؟؟؟

ہاں۔۔۔ہاں ہاں۔۔۔ تم چھوڑو یہ سب۔۔۔ یہ کباب ٹرائی کرو۔۔۔اچھے سے کھائو پیو تم پر zjfh کی ذمہ داری ہے۔وہ زارم سلطان پر نظر ڈالے جو کسی سوچ میں گم ہوتا پلیٹ پر جھک چکا

تھانایاب سے کہہ رہی تھی۔

یااللہ یہاں کتنی گرمی ہے اوپر سے یہ مچھر۔۔۔

اس نے بازوں پر خارش کرتے بستر سے اٹھتے خود کو کوسا۔کیا تھا جو میں ذرا سا جلدی آجاتا۔بس کچھ سیکنڈز کے فرق سے رہ گیا زارم سلطان۔

اوپر سے یہ مس مصیبت۔۔۔اس کا سایہ میری قسمت میں ایسے لکھا ہے جیسے بخار میں کڑوی کسیلی گولیاں۔۔۔

دوسری طرف وہ رات گئے تک کام میں مشغول رہنے کے بعد کچھ گھنٹوں کی نیند لیکر اٹھی آفس کیلئے تیار تھی۔

وہ کمرے سے نکلی تو لیونگ ایریا میں تھری سیٹر صوفے پر زارم کو سوتے پایا۔

اس کی ہائی ہیلز کی آواز دس گناہ زیادہ ہوتی سنائی دی اتنی کہ زارم سلطان نے آنکھ کھلتے ہی اسے اپنے سرہانے کھڑے پایا۔

آل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو۔۔۔وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑا رہا تھا۔

وہ اسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

تم۔۔۔تم میرے پورشن میں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟؟؟

میں۔۔۔ کیا کررہاہوں۔۔۔ارے میں یہاں ہوں۔۔۔ہاہا۔۔۔میں یہاں۔۔۔پہلے پہل تو وہ بہانے بنانے لگا پھر اسے یاد آیا وہ بھی زارم سلطان ہے۔

تمہیں اتنا مسئلہ ہے تو تم نیچے انیکسی میں شفٹ کیوں نہیں ہو جاتی۔۔۔

وہ پیروں میں جبرا جوتا پہنتے کہ رہا تھا۔

اٹھو۔۔۔اور نکلوں میرے گھر سے۔۔۔

وہ ترکی بہ ترکی کہ رہی تھی۔

اتنے بڑے گھر میں اکیلے رہ کر کیا کرو گی۔۔۔؟؟؟

انداز منت بھرا تھا۔

کیا مطلب۔۔۔وہ وضاحت چاہتی تھی۔

میرا مطلب یہاں دو کمرے ہیں ایک تم مجھے دے دو اس طرح تمہیں زیادہ رینٹ بھی نہیں دینا پڑے گا۔۔۔

...Rational Decision You know

یہ بات اس نے کسی راز کی طرح آواز دھیرے کرتے آنکھ دبا کر کی۔

ہوں۔۔۔آفس کی گاڑی آچکی تھی۔کیونکہ وہ پہلے ہی لیٹ ہو رہی تھی اس لیئے صبح سویرے

اس کے منہ نہیں لگنا چاہتی تھی۔

فیشن شو کیلیئے بہترین جگہ اور ماڈلز کے انتخاب کا کام شروع کرو۔۔۔

زہرہ جبیں ہمیشہ کی طرح تروتازہ لب ولہجہ لیئے اپنے آفس میں موجود راجہ کو ہدایات جاری کر رہیں تھیں۔

وہ کبھی اپنی پرسنل لائف کو اپنی پروفیشنل لائف کا حصہ بننے نہیں دیتیں تھیں اور یہی ان کی کامیابیوں کے رازوں میں سے ایک راز تھا۔

...May i come in mam

آنے والی ان کی امیدوں میں سے ایک امید تھی۔

اک نئی کامیابی کی امید۔۔۔

نایاب جمال شاہ۔۔۔

...Please come

وہ مسکرائیں۔

...Have a seat

ہاتھ کے اشارے سے اسے بیٹھنے کا اشارہ دیتے وہ سامنے پڑی فائل بند کرتیں اب پوری طرح

اس کی جانب متوجہ تھیں۔

...Welcome to Zjfh Ms. Nayab Jamaal Shah

وہ اس کی آنکھوں میں نئے سفر کی گرمجوشی کی متلاشی تھیں۔

...ThankYou So much mam

بہت شکریہ۔۔۔

وہ دل سے مسکرائی تھی۔

یہ کچھ سیمپل ہیں۔۔۔اگر آپ ایک بار دیکھ لیں۔۔۔

وہ دھڑتے دل کے ساتھ دو دن کی محنت لیئے سامنے تھی۔

ضرور ضرور۔۔۔زہرہ جبیں کو وہ پہلے دن کی نسبت ذرا بجھی بجھی سی لگی۔

کچھ تھا ان شہد رنگ آنکھوں میں جو پہلے دن جیسا نہیں تھا۔

زہرہ جبیں کے ساتھ راجا بھی اس کے ڈیزائنز دیکھنے لگا۔

...Impressive

بہت خوب۔۔۔اس کی محنت قابل تعریف تھی۔

وہ کافی باریک بینی سے اس کے بنائے ڈیزائنز کا جائزہ لے رہیں تھیں۔

اممم۔۔۔یہ نہیں۔۔۔اگر ہم اس آرٹیکل کے ساتھ پیٹل سلیوز رکھیں اور اس آرٹیکل کی کلر

اسکیم کو بدلیں۔۔۔

وہ پوری توجہ سے سوچ رہیں تھیں۔

Pink Salmon, Pastel Peach, Rose Wood or ???...Hazelnut

نایاب نے فوراان کی بات سمجھتے حل نکالنے شروع کیئے۔

...Yeah, you're right

وہ نایاب کے کام سے خوش نظر آئیں۔

میں یہی چاہ رہی تھی آپ ایک بار دیکھ لیں ڈسکس ہو جائے۔۔۔

...Good Girl

میری طرف سے یہ چار ڈیزائنز اپروڈ ہیں۔۔۔

ان چار پر آپ ورک کریں۔۔۔راجہ آپ کو گائیڈ کر دے گا۔۔۔کوئی مسئلہ ہو آپ ڈسکس کر سکتیں ہیں۔۔۔راجہ اپنا نام سن کے سیدھا ہوا تھا۔

....One more thing

آپ چاہیں تو گھر پر بھی کام کر سکتیں ہیں۔۔۔

میری طرف سے وقت اور جگہ کی کوئی قید نہیں۔۔۔آپ ایزی ہو کر کام کریں گئیں تو ہی اچھے

ڈیزائنرز بنا پائیں گئیں۔

زی جے اس کیلئے آسانی کر دی تھی۔

Thank You So much mam...

So nice of you...

وہ دل سے مسکرائی۔

اسے zjfh میں آنے کا فیصلہ پھر سے صحیح لگنے لگا۔

زے جے فیشن ہاؤس میں آج غیر معمولی ہلچل کا سماں تھا۔ ہر کوئی اپنے اپنے مقرر کردہ کام نبٹانے میں لگا تھا۔ ماڈلز، میک اپ آرٹسٹ، ڈریس اور ڈریس ڈیزائنرز ہر طرف تیز روشنیاں اور دھیمے سروں پر رقص کرتی موسیقی ماحول کو رونق بخش رہیں تھیں۔

ارے پیاری سی لڑکی کہاں تھی تم۔۔۔ یہ لو پکڑو۔۔۔ اس سے پہلے وہ راجہ کو جواب دیتی وہ اسے میگزین تھما گیا تھا۔ وہ بہت جلدی میں تھا۔ زی جے فیشن ہاؤس کی ساری ذمہ داری اسی کے نازک کندھوں پر تھی۔

وہ میگزین کے فرنٹ کور پر دھیرے سے ہاتھ پھیرتے مسکرائی۔ یہ اس کی محنت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ وہ تیار تھی۔ اپنے بنائے ڈیزائنز کو ریمپ پر دیکھنے کیلئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک طرف اس کی کامیابی جو اسے کچھ پا لینے کی خوشی دے رہی تھی دوسری طرف اپنی رضا میں اپنے بابا کو راضی نہ کر پانے کی حسرت آنکھوں میں نمی لا رہی تھی۔

وہ اپنی سوچوں پر دروازے بند کرتی حال میں لوٹی تھی۔اس کے کندھے پر نرمی سے رکھا ہاتھ اس کی کامیابی کا راز تھا۔

یہ تمہارے لیئے۔۔۔راجہ جس کی آنکھیں عش عش کر رہیں تھیں اسے آگے بڑھتا ایک ہینگ شدہ لباس تھما گیا۔

بلیو کنان سلک فیبرک کی لمبی اے لائن قمیض جس پر ہیوی ایمبرو ئیڈری کے ساتھ سفید نگ جڑے ہوئے تھے ایک خوبصورت سکوئیر نیک لائن اور فیٹڈ سلیوز کے ساتھ ساتھ دامن پر لٹکتے کرسٹل ٹیسلز پلین پلازو کے ہمراہ شفون ڈوپٹا۔

دل آجانے کی حد تک خوبصورت لباس جو زہرہ جبیں نے خاص اس کیلیئے ڈیزائن کیا تھا۔

وہ مشکور نظروں سے انہیں دیکھتی گلے لگ چکی تھی۔

Hurry up girl.... we are getting late...

وہ اسے جلدی سے لباس تبدیل کرنے کا کہ رہیں تھیں۔وہ ٹرائل روم سے وہ لباس پہنے آئی تو اپنے دل کی دھڑکن محسوس کر رہی تھی۔

وہ خود کسی ماڈل سے کم نہیں تھی۔

یوں لگتا تھا جیسے یہ لباس بہت محبت سے اس کیلئے بنایا گیا تھا۔اور یہی سچ تھا۔

راجہ اور زی جے جا چکے تھے۔اس کی اسٹائلسٹ اسے مزید چار چاند لگانے تیار کھڑی تھی۔

اتنے کم عرصے میں وہ آفس ماحول میں گھل مل گئی تھی۔راجہ جو زہرہ جبیں کے کہنے پر اس کا خاص خیال رکھا کرتا تھا۔وہ اس کی کہانی جان لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

موقع دیکھ کر زہرہ جبیں نے اس سے تفصیلی بات کی تھی۔وہ اسے اپنے گھر شفٹ ہونے کا بھی کہا کرتیں تھیں۔

وہ محنتی تھی اپنے کام کے ساتھ مخلص انہیں اس میں اپنا آپ نظر آتا تھا۔وہ اس کیلئے کچھ کرنا چاہتی تھیں۔وہ صحیح وقت کی تلاش میں تھیں جواب چند قدم دور تھا۔

شہر اقتدار اسلام آباد میں جدید ملبوسات کی رونمائی۔۔۔ایونٹ میں عید کے موقع پر پہنے جانے والے ملبوسات کے روایتی اور نئے انداز پیش کیئے گئے۔

ملک کی مقبول فیشن انڈسٹری کا بڑا نام زہرہ جبیں کے زی جے فیشن ہائوس میں منعقد عید فیشن شو۔اس موقع پر نئے اور ابھرتے ہوئے فیشن ڈیزائنرز کو اپنا کام شوکیس کرنے کا بھرپور موقع دیا گیا۔

رات کی چائے کے ساتھ نو بجے کا خبر نامہ جو جمال شاہ کبھی مس نہیں کرتے تھے۔آج اپنی بیٹی کو کچھ ہی عرصے میں اتنا آگے دیکھ رہے تھے۔

وہ زہرہ جبیں کے ساتھ بیٹھی بے حد خوبصورت دکھ رہی تھی۔ تہمینہ بیگم اسے ٹی وی اسکرین پر دیکھ کر بے حد خوش تھیں جب نظر شاہ صاحب پر پڑی۔

وہ وہاں سے اٹھ جانے کو تیار تھے۔

جب تہمینہ بیگم نے ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے انہیں وہیں بیٹھے رہنے کا اشارہ دیا۔

وہ بات کرنا چاہتیں تھیں۔

وہ مسلسل باپ بیٹی کے درمیان تعلقات کی بہتری کیلئے سرکوشاں تھیں۔

---

www.novelsclubb.com

آئو تمھیں میں اپنی میم سے ملواتی ہوں۔۔۔

آفٹر پارٹی جاری تھی ہر طرف گہما گہمی کا سماں تھا۔

نایاب۔۔۔رہنے دو۔۔۔وہ اپنے گیسٹ کے ساتھ بزی ہیں۔۔۔ سیمل انہیں کچھ ہم عمر خواتین جو غالباً ان کی پرانی کلائینٹس تھیں خوش گپیوں میں مصروف دیکھ رہی تھی۔

ارے نہیں۔۔۔وہ تم سے مل کر بہت خوش ہوں گئیں۔ایکادوکا ہی سہی مگر نایاب سیمل کا زہرہ جبیں سے ذکر کر چکی تھی۔

سیمل۔۔۔نایاب سیمل کا ہاتھ تھامے زی جے کے سامنے کھڑی تھی۔

کیسی ہو بیٹا۔۔۔وہ اس کی طرف متوجہ ہوتی بولیں۔

ہائے آنٹی۔۔۔ کیسی ہیں آپ۔۔۔اتنی اچھی اتنی بڑی کامیابی پر ڈھیروں ڈھیر مبارکباد۔۔۔

وہ بغل گیر ہوتی کہہ رہی تھی۔

تھینکس جان۔۔۔وہ اس سے الگ ہوتی بولیں۔

یوں لگتا تھا جیسے وہ ایک دوسرے کو بہت پہلے سے جانتی ہوں۔

بازل کیسا ہے۔۔۔وہ کیوں نہیں آیا۔۔۔؟؟؟

یعنی کہ نایاب ٹھیک سمجھ رہی تھی۔

ارے واہ آپ پہلے سے ہی ایک دوسرے کو جانتی ہیں۔نایاب کی آنکھوں میں خوشی بھری حیرت تھی۔

ہاں ہاں۔۔۔ سیمل کا شوہر بازل اور میرا۔۔۔۔

آنٹی۔۔۔وہ بتانے ہی والی تھیں جب سیمل نے ان کی بات کاٹی۔

آنٹی ممی جی آپ کو بہت یاد کرتی ہیں۔

نایاب تمہیں پتا ہے کیا ممی جی (ساس) اور زی جے آنٹی دونوں بہت پرانی فرینڈز ہیں۔

زی جے نے مسکراتے ہوئے تصدیق کی۔

www.novelsclubb.com

اور یہاں سیمل نے زارم سلطان کا بھانڈا پھوٹنے سے بچا لیا۔

ایک ہفتہ پہلے۔۔۔۔۔

وہ بیڈ کرائون سے ٹیک لگائے ٹانگیں بیڈ سے نیچے گرائے بیٹھا تھا۔اسے آفس سے آئے کچھ دیر ہی ہوئی تھی۔جب وہ دروازے پر دستک دیتی اندر آئی۔اس کے ہاتھ میں چائے کا مگ تھا۔یہ کیسے ممکن تھا۔

چائے۔۔۔دھیمہ میٹھا دوستانہ انداز۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔؟؟؟

وہ جوان شہد رنگ آنکھوں میں شرارت ڈھونڈ رہا تھا اپنی پلکیں جھپکنا بھول چکا تھا۔

میں نے سوچا آفس سے آئو گے تھکے ہو گے۔۔۔

وہ کمرے کی انٹرنس سے آگے آتے بولی۔

اس لیئے چائے بنا کر لائی ہوں۔۔۔

وہ پوچھے بنا وضاحت دے رہی تھی۔

چائے۔۔۔میرے لیئے۔۔۔وہ سیدھا ہوتا بیٹھا اسے اور اس کی لائی چائے کو دیکھ رہا تھا۔

کہیں اس میں کوئی چال وال تو نہیں ہے۔۔۔

دیکھو میں اس کمرے سے کہیں نہیں جانے والا دو دو کمرے لے کر کیا کرو گی۔۔۔

نایاب نے اس کی بات پر مسکراتے دو قدم اور آگے بڑھائے تھے۔

نہیں۔۔۔ مجھے تمہارے یہاں رہنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ میں تو دوستی کا ہاتھ بڑھانے آئی ہوں۔۔۔

وہ چائے اس کے سامنے پیش کرتی اپنی آمد کا مقصد واضح کر رہی تھی۔

دوستی۔۔۔؟؟؟

وہ اس سے چائے کا مگ پکڑے بیڈ سائیڈ ٹیبل پر رکھتا اپنی جگہ سے اٹھتا اس کے سامنے آ کھڑا ہوا جہاں وہ دوستی کا ہاتھ بڑھائے کھڑی تھی۔

اب وہ چائے بھولے اسے اور اس کے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا۔

اوہووووا تنے بزدل لگتے تو نہیں ہو۔۔۔

وہ ہاتھ نیچے کرنے ہی والی تھی جب زارم نے ہاتھ ملا لیا۔

دھوکا تو نہیں دو گی۔۔۔

زارم کا ہاتھ نایاب کے ہاتھ میں تھا۔

البتہ وہ کچھ گھبرایا سا لگ رہا تھا۔

نہیں۔۔۔شہد رنگ آنکھوں میں یہ معارکہ سر کرنے کی شوخی تھی۔

دوسری جانب گال میں پڑتا ڈمپل نایاب شاہ کے دل کو بڑے دل سے بھایا تھا۔

وہ میں کیا کہ رہی تھی کہ۔۔۔وہ اصل مدعے پر آتی بولی۔

اب کیونکہ ہم دوست ہیں اور دوستوں کا تو کام ہے دوستوں کے کام آئیں۔۔۔

وہ اپنی زلفوں کو کان کے پیچھے ارستی سمبھل سمبھل کر بول رہی تھی۔

کام۔۔۔وہ کچھ کچھ سمجھ رہا تھا۔

مشکل وقت میں۔۔۔وہ مدد چاہتی تھی۔

یہ چائے یہ دوستی یہ تم گدھے کو باپ بنانے والوں میں سے ہو۔۔۔

وہ آگ بگولا ہوتے پھر وہیں بیڈ کرائون سے ٹیک لگائے جا بیٹھا۔

نایاب کی لائی چائے سائیڈ ٹیبل کی زینت بنی تھی۔

دیکھو۔۔۔میرے پہلے ہی چالیس منٹ ضائع ہوئے ہیں۔۔۔وہ چائے بنانے سے لیکر اس کے ساتھ مغز ماری کرنے تک کا وقت بتا رہی تھی۔

مجھے کچھ سامان چاہیے۔۔۔گاڑی ورک شاپ گئی ہے۔۔۔رائڈ کینسل ہو رہی ہے۔۔۔

اور۔۔۔وہ اب اسے حقیقت سے آگاہ کر رہی تھی جب اس نے اس کی بات کاٹی۔

اور تمھیں میری مدد کی اشد ضرورت ہے۔۔۔

وہ بیڈ سائیڈ ٹیبل سے اس کی لائی چائے کا پہلا گھونٹ بھر چکا تھا۔

وہ چائے اچھی بناتی تھی۔

اہممممم۔۔۔وہ بجائے بولے سرہاں میں ہلا رہی تھی۔وہ اس وقت ایک معصوم سی گڑیا لگ رہی تھی۔پر وہ شرارتی تھی۔

وہ اپنے آئی بروز کو اوپر کرتے اس کا جواب مانگ رہی تھی۔

کچھ سیکنڈز اسے انتظار کروانے کے بعد وہ چائے کا مگ لیئے اٹھا۔

ٹھیک ہے میں چینج کر لو۔۔۔اس نے اپنے آفس کے کپڑوں کی طرف اشارہ کیا۔

ٹھیک ہے۔۔۔اس نے ہاتھ پر ہاتھ مارتے تالی بجائی تھی۔

میں نیچے ویٹ کر رہی ہوں۔۔۔

وہ کہتی جلدی سے اس کے کمرے سے نکلی تھی اس سے پہلے کہ اس کا ارادہ بدل جائے وہ وہاں سے فرار ہونا چاہتی تھی۔

اس کے جانے کے بعد زارم سلطان ورساچی برائیٹ کرسٹل جس کی خوشبو ہوا میں معلق ہوتے نایاب کے آنے کی گواہی دے رہی تھی ایک لمبی سانس اپنے اندر کھینچتے محسوس کر رہا تھا۔

کچھ سمجھ نہیں آیا۔۔۔

وہ وارڈروب سے کپڑے نکالتے خود سے مخاطب تھا۔

پر اس کا اس طرح میرے ساتھ فرینڈلی ہونا دل کو چھو سا گیا ہے۔۔۔دو سال پہلے نایاب سے دوستی کی خواہش آج ایسے پوری ہوئی تھی۔

اب اگر یہ دھوکا بھی ہے تو قبول ہے۔۔۔وہ اپنی سی گرین شرٹ ہاتھ میں لیئے جھومتا ہوا فریش ہونے گیا تھا۔

اف یار یہ نلکیاں یہ دھاگے یہ گوٹا کناری۔۔۔

وہ ایک کے بعد ایک دکان کھنگال رہی تھی۔

ابھی مجھے پرلز بھی دیکھنے ہیں۔۔۔فلحال وہ لیس دیکھ رہی تھی۔

وہ سٹی سینٹر میں پچھلے چار گھنٹے سے تھے۔

یہی وہ جگہ تھی جہاں ساری مطلوبہ چیزیں زیادہ ورائٹی کے ساتھ سستے داموں دستیاب تھیں۔

زارم سلطان کی ہمت اب جواب دے رہی تھی۔

جبکہ نایاب نت نئی چیزوں کو دیکھ کر جیسے فریش فیل کر رہی تھی۔اس کا بس چلتا تو یہیں ڈیرے ڈال بیٹھتی۔

وہ بڑی مشکل سے اسے وہاں سے نکالنے میں کامیاب ہوا تھا۔

ڈنر کا وقت تھا۔اس کے پیٹ میں چوہے کود رہے تھے۔

سٹی سینٹر کے قریب اور مارگلہ ہلز کے قدموں میں واقع میریٹ ہوٹل اسلام آباد کے پارکنگ لاٹ میں گاڑی پارک کرتے وہ قدم سے قدم ملاتے اندر جارہے تھے جب اسے کسی نے پکارا۔

زارم۔۔۔۔

If I m not wrong...

وہ درمیانے قد کی دھان پان سی لڑکی جو ویسٹرن طرز کے کپڑوں کے ساتھ ہائی ہیلز پہنے کافی اسٹائلش دکھ رہی تھی۔

زارم سلطان۔۔۔۔ وہ اپنے ایش گولڈن ڈائے بالوں کے کرلز میں اپنی انگلی گول گول گھماتے اسے پہچان گئی تھی۔

سوری پہچانا نہیں۔۔۔

زارم اگر ذہن پر زور دیتا تو پہچان بھی سکتا تھا مگر وہ نایاب جمال شاہ کے ہمراہ تھا جو پہلے ہی بازل کی زبانی اس کے یونیورسٹی لائف کے قصے کہانیاں سن کر بدزن ہو گئی تھی۔

امل۔۔۔ کومسیٹ میں ساتھ تھے ہم۔۔۔

جہاں امل کی آنکھوں میں اسے پہچان نہ پانے کی وجہ سے حیرت بھری خفگی در آئی تھی وہیں نایاب کی شہد رنگ آنکھیں لاپرواہی برت رہیں تھیں جو زارم کو اسے تنگ کرنے پر اکسانے لگیئں۔

آہا امل۔۔۔اس نے یوں ظاہر کیا جیسے پہچان لیا ہو۔

کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟

یونیورسٹی کے بعد سے کہاں غائب ہو گئیں تھیں۔۔۔وہ ایسے بات کر رہا تھا جیسے اسے نا صرف یاد کرتا رہا بلکہ اسے گلی کوچوں میں ڈھونڈتا رہا ہو۔

بہت ہینڈسم لگ رہے ہو۔۔۔امل نے سر تا پیر دیکھتے اسے اس کے شایان شان کامپلیمنٹ دیا۔

امل کی بات پر زارم نے چھپتے نایاب کو نظروں کے حصار میں لیا تھا۔

امل نے ایک نظر نایاب پر ڈالتے اسے نظرانداز کیا تھا۔

ہینڈسم۔۔۔ہاہاہا۔۔۔وہ نایاب جمال شاہ کو ستانے کا وقت تھا۔

ہاں۔۔۔نمبر کیا ہے تمہارا۔۔۔امل نے فون آن کرتے ڈائل نکالا ہی تھا جب وہ چپ نہ رہ سکی۔

یہ کیا زارم۔۔۔۔وہ فوراً آگے آتی بولی تھی۔

مجھے نہیں ملوائو گے اپنی گزشتہ کلاس فیلو سے۔۔۔۔اس نے گزشتہ پر خاص زور دیتے ایسے کہا جو گزر گیا سو گزر گیا۔

چلو کوئی نہیں میں خود ہی مل لیتی ہوں۔۔۔

میں ہوں نایاب جمال شاہ زارم سلطان کی منگیتر۔۔۔وہ اس بات سے انجان کے مستقبل قریب انہیں کس موڑ پر لا کھڑا کرے گا وہ پر اعتماد کھڑی ساتھ کھڑے شخص پر اپنا حق جتا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

جہاں زارم کی بولتی بند ہوئی تھی وہیں امل کی آنکھوں میں کچھ دیر پہلے آئی خوشی ماند پڑ گئی تھی۔

آہ نائس۔۔۔دل پر پتھر رکھتے امل نے کہا۔

چلیں جان۔۔۔وہ زارم کے بازوں میں اپنا بازوں حائل کرتی اس پر اپنا حق جتا رہی تھی۔

بائے امل۔۔۔بائے۔۔۔

زارم سلطان کی محبت یک طرفہ نہیں تھی اسے اس بات کا احساس ہو رہا تھا۔

گاڑی اسلام آباد کی سڑکوں پر سست روی سے گامزن تھی۔رات کے پونے نو بجے کا وقت تھا جب بادلوں نے انگڑائی لی اور ہلکی پھوار نے ماحول میں اپنی جگہ بنائی۔

کچھ ہی دیر میں ٹپ ٹپ کرتی بوندوں کی آواز بے حد بھلی لگ رہی تھی۔مٹی کی سوندھی سوندھی خوشبو ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔

ایسے میں گاڑی ایف سیون مرکز پر آرکی۔

نایاب جو اس خاموشی میں راج کرتے سکون کو محسوس کر رہی تھی اب نگاہیں گھمائے باہر دیکھ رہی تھی جہاں ماربل سٹون آئس کریم پارلر دیکھائی دیا۔

ہر لڑکی کی طرح اسے بھی آئس کریم پسند تھی لہذا پوچھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا ہاں جتنے سکون سے وہ آنکھیں بند کیئے گاڑی میں بیٹھی تھی زارم نے اسے ساتھ آنے کا نہیں کہا۔

وہ وہی گاڑی میں بیٹھی رہی وہ وہی آئس کریم لے آیا۔

بلیو بیریز آئس کریم جو سیمل اور نایاب دونوں کی فیورٹ تھی بس سیمل کی کہی یہ بات اس کو یاد رہی اور آج کام آئی۔وہ آئس کریم میں چمچ گول گول گھماتی من مستم نظر آتی زارم کو اس کے دل کی بات کہ سنانے کا موقع دیتی خاموش تھی۔

تم مجھے اپنا منگیتر نہیں کہ سکتی سمجھی تم۔۔۔وہ خود پر غصہ تاری کرتے بات چیت کا سلسلہ جوڑنے لگا تھا۔

ٹھیک ہے تو میں تمہیں اپنا ہزبنڈ کہ لوں گی۔۔۔

وہ اسے شاکڈ دے رہی تھی۔

سوچنا بھی مت۔۔۔۔وہ مشکل میں کام آنے والی بات کو وجہ بنائے غصہ دیکھا رہا تھا۔

کیا میں اتنی بری ہوں۔۔۔وہ چہرے پر معصومیت طاری کرتی بولی۔

وہ اس کی آنکھوں میں اپنے لیئے پسندیدگی بہت پہلے سے دیکھ چکی تھی۔

کچھ ایسا ہی سمجھ لو۔۔۔

وہ جان بوجھ کر اسے ستاتا تھا۔جانتی تھی۔

ٹھیک ہے تو اگلی بار میں تمہیں اپنے بچوں کا باپ کہوں گی۔۔۔گویا زارم سلطان کی شامت آنے

www.novelsclubb.com

کو تھی۔

دوسری جانب راجہ جسے ایک منفرد اور دلچسپ پروجیکٹ پر کام کرنے کا موقع ملا تھا اپنی کارکردگی لیئے لیڈی باس کے سامنے تھا۔

وہ ایک کے بعد ایک فوٹو دیکھ رہیں تھیں۔

نہ تو وہ کسی میگزین کا فوٹو شوٹ تھا اور نہ ہی تصویروں میں ساتھ گھومنے پھرنے کھانا کھانے اور پھر آئس کریم کھانے والے ماڈلز تھے۔

وہ زارم سلطان اور نایاب شاہ تھے ہنستے مسکراتے اپنی دھن میں مگن راجہ کو سونپے زہرہ جبیں کے خفیہ مشن سے انجان اس کے کیمرے میں اپنی یادیں قید کرتے۔

www.novelsclubb.com

زی جے کے ہاتھ میں پکڑی تصویر وہ تھی جس میں نایاب شاہ زارم سلطان کے بازوں میں بازوں ڈالے امل سے مخاطب تھی۔

اسے کہتے ہیں چراغ تھلے اندھیرا۔۔۔۔

وہ اپنی آفس چیئر سے سر لگائے وہ تصویر اپنے چہرے کے سامنے لیئے کہ رہیں تھیں۔

نایاب ایک اچھی لڑکی تھی نجانے کیوں انہیں اس کا خیال نہ آیا جبکہ وہ دلوں جان سے اپنے بیٹے

زارم سلطان کیلئے لڑکیاں دیکھنے کی مہم پر تھیں۔

اگر ایسی کوئی بات تھی تو زارم کو مجھے بتانا چاہیئے تھا۔۔۔

دل میں ایک شکوے نے سر اٹھایا۔

وہ اس لڑکی کے ساتھ سیریس ہے بھی یا نہیں۔۔۔نایاب اپنے نام کی طرح نایاب تھی۔اس سے بہتر زارم سلطان کے لیئے کوئی ہو ہی نہیں سکتی تھی۔پر زارم کی خاموشی تھی جو نایاب کیلئے فکر مندی کی وجہ بنی۔

ذہن کے کینوس پر مختلف سوچیں جلوہ افروز ہوئیں۔جنہیں قبل از وقت کی تسلی دیتے وہ گول کر گئیں۔

آپ۔۔۔آپ غصہ نہیں کریں گئیں۔۔۔؟؟؟

راجہ جو انہیں قدرے غور سے دیکھتا سمجھنے کی کوششوں میں تھا وہ سوچ رہا تھا کہ اب وہ زی جے کو ظالم سماج بنتے دیکھے گا انہیں Cool&Calm دیکھتا رہ گیا۔

نہیں۔۔۔

وہ حیران ہوتیں کندھے اچکائے کہ رہیں تھیں۔

میں بھلا کیوں غصہ کروں گی۔۔۔اب کہ وہ تحمل سے بات کر رہیں تھیں۔

زندگی ان دونوں نے گزارنی ہے۔۔۔اگر یہ ساتھ خوش ہیں تو مجھے کیا اعتراض۔۔۔

Ahhhh... The Great Zj

راجہ نے دایاں بازوں اوپر کیئے جیسے نعرہ لگایا۔

وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی ان سے ایمپریس ہوا تھا۔

ہاہاہاہا۔۔۔راجہ تمہارا ابھی جواب نہیں۔۔۔

وہ سر جھٹکتیں دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئیں۔

بازل۔۔۔راجہ کے جانے کے بعد انہوں نے بازل کے نمبر پر کال ملائی جو آفس میں زارم کے سامنے اپنی آفس ٹیبل پر بیٹھا کچھ نقشے کھنگال رہا تھا۔

مجھے تم سے کچھ کنفرم کرنا ہے۔۔۔۔

وہ ان دونوں کے معاملے پر بازل سے آگاہی چاہتیں تھیں کیونکہ وہ یقین سے کہ سکتیں تھیں کہ اس ساری کھچڑی کا نہ صرف وہ چشم دید گواہ بنا گھوم رہا ہو گا بلکہ وہ تو سہو لتکاری کے جرم میں بھی ملوث تھا جو ایک نہیں دو دو بے گھر افراد کو اپنے گھر پناہ دیئے بیٹھا تھا۔

کیا ہم لنچ پر مل سکتے ہیں۔۔۔؟؟؟

جی جی۔۔۔پہلے پہل تو اسے اپنی شامت آتی محسوس ہوئی وہ بچپن سے ان کا مزاج جانتا تھا۔

ضرور کیوں نہیں۔۔۔وہ زارم پر نگاہ ڈالے تھوڑا گھبرایا سا عمادہ تھا۔

ٹھیک ہے اکیلے آنا اپنے اس احمق دوست کو ساتھ لانے یا اسے کچھ بتانے کی ضرورت نہیں۔۔۔

وہ کہتے فون بند کر چکیں۔

اور وہ زارم سلطان پر نظریں گاڑھے سوچ رہا تھا وہ کیسے اپنے جگری دوست کی مخبری کرے گا۔

حال۔۔۔

مرسیڈیز بینس کے ساتھ لگا وہ اس کے انتظار میں آسمان پر ستارے گن رہا تھا۔

جب نظر سامنے آتی اپسرا پر پڑی تو ساری گنتی بھول گیا۔یوں لگا جیسے آسمان سے ستارے چن چن کر اس کے لباس میں جڑ دیے گئے ہیں۔

اس کا لباس خوبصورتی اور نفاست کو ظاہر کرتا اسے بھیڑ میں نمایاں بنا رہا تھا۔

وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھ رہی تھی جب اسے سامنے دیکھ کر اس کی جانب چلنے لگی۔

نگاہ میں ستائش تھی۔وہ بلیک ہینلے ٹی شرٹ پہنے جس کے اوپر کے تین بٹن کھول رکھے تھے۔

سلور گرے پینٹ اور وائٹ سنیکرز کے ساتھ سلیک بیک ہیئر اسٹائل جو اسے کافی نیٹ لک دے رہا تھا اس کا منتظر کھڑا تھا۔

اسٹائل کے معاملے میں وہ NSF رول فالو کیا کرتا تھا۔

(Fitted Clothes&Natural Simple)

اور پھر نایاب پر پڑی نظر اور اس کے بعد گالوں میں پڑتے ڈمپل جو ذرا سا مسکرانے پر بھی نمایاں ہو جایا کرتے تھے۔

اسے اس کے ڈمپل پسند تھے۔

یہ تمہارے لیئے۔۔۔وہ گاڑی کی بولٹ سے پھولوں کا بوکے اٹھاتے اسے دے رہا تھا۔

گویا وہ اس کی کامیابی پر اسے سراہتے اس کے ساتھ کھڑا تھا۔

تھینکیو۔۔۔وہ پھولوں کی خوشبو اپنے اندر کھینچتی بولی۔

یہی وہ لمحہ تھا جب دونوں نے ایک دوسرے کو نظر بھر کے دیکھا تھا۔

چلیں۔۔۔وہ آگے بڑھتا گاڑی کا فرنٹ ڈور اس کیلیئے کھول چکا تھا۔

اس میں کچھ بدلا بدلا سا تھا۔جو نایاب جمال شاہ کی نظروں سے بچ نہیں سکا تھا۔

www.novelsclubb.com

سرپرائززززز۔۔۔۔وہ گھر لوٹی تو گھر برقی قمقموں سے بھرا تھا۔ہر طرف جگمگاتی روشنیاں اور باربی کیو اسموک ماحول کو چار چاند لگا رہی تھی۔

سیمل اور بازل کے گھر کا لان ایک چھوٹی سی گیدرنگ کیلیئے تیار کیا گیا تھا۔اور یہ چھوٹی مگر یادگار تقریب سجانے کا سہرا ازارم سلطان کے ہی سر جاتا تھا۔

اچھا۔۔۔تو یہ تھا تمہارے جلدی گھر لوٹنے کا سبب۔۔۔نایاب نے سیمل کو بہت کہا کہ دونوں

ایک ساتھ گھر لوٹتی ہیں مگر وہ اسے جلدی چھوڑے گھر آگئی تھی۔

زارم بازل کے پاس جاچکا تھا جہاں وہ باربی کیو کی تیاری میں تھے۔

ایک نظر نایاب کو دیکھتے ہائے کرتا بازل اس کی طرف آنے ہی لگا تھا جب زارم نے اسے تکہ بوٹیوں سے بھری ٹرے پکڑاتے سلاخوں کی جانب اشارہ کیا۔

وہ اس تقریب کا اصل مقصد جانتا تھا۔وہ وقت دور سے اسے خوش ہوتا دیکھنے کا تھا۔

کیسا لگا تمہیں یہ سب۔۔۔؟؟؟

وہ اس کا بازو تھامے اسے تھوڑا اور آگے لاتے سب دیکھا رہی تھی۔

آہ۔۔۔وہ لمبی سانس اپنے اندر کھینچتے سب دیکھ رہی تھی۔

ایک دم خواب صورت۔۔۔ایک ایسا خواب جس میں مجھے سب مل رہا تھا۔۔۔ہر وہ چیز جس کی کبھی میں نے تمنا کی تھی۔۔۔سب ایک ساتھ مل رہیں ہیں۔۔۔مگر۔۔۔وہ اک گہری سوچ کے زیر اثر تھی۔

مگر کیا میری جان۔۔۔سیمل کو اندازہ تھا پر وہ اسے اس کی دل کی باتیں بول دینے کا موقع دے رہی تھی کہ اس کیلئے یہ ٹھیراؤ ضروری تھی۔

مگر میں جیسے مطمئن نہیں ہوں۔۔۔میں خوش ہوتے ہوئے بھی خوش نہیں ہوں۔۔۔میرے بابا میری اماں ان کے بنا سب ادھورا ہے۔۔۔وہ خواب جو میری آنکھوں کی زینت تھا اس کی

تعبیر خوبصورت مگر کچھ ادھوری سی ہے۔۔۔

زارم سلطان خود کو مصروف ظاہر کیئے اسے دور سے افسردہ دیکھ رہا تھا اور وہ اسے ایسے اچھی نہیں لگتی تھی۔

اس کا دل اسے بتا رہا تھا۔

وہ لڑتی جھگڑا کرتی اور ہنستی اچھی لگتی تھی۔اس کی شہد رنگ آنکھیں خوشی سے آباد رہیں وہ دعا گو تھا۔

میری کامیابی میرے ماں باپ کے بغیر ادھوری ہے۔۔۔اسے شدت سے احساس ہو رہا تھا۔

تم گلٹی ہو رہی ہو۔۔۔؟؟؟

ہاں۔۔۔شاید۔۔۔وہ اداس لب ولہجہ لیئے کھڑی تھی۔تو چلو تمہارا یہ گلٹ ختم کرتے ہیں۔۔۔

سیمل کی آنکھیں ایک دم چمکی تھیں۔

سیمل کی دی گئی دعوت قبول کرلی گئی تھی۔

کیا۔۔۔کیا مطلب۔۔۔

وہ سیمل کی نظروں کے تعاقب میں پیچھے مڑی تو اس کے خوبصورت خوابوں کی تعبیریں ماں باپ کی مسکراہٹوں کے صدقے پوری ہوتی گئیں۔

وہ تیزی سے آگے بڑھتی اپنے بابا کے سینے سے جالگی۔وہ اپنے ماں باپ کی صحبت میں پوری دل

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جمعی سے مسکرا رہی تھی۔

اس نے ایک نظر سارے لان میں گھمائی جہاں ایک خوبصورت شام اس کے اعزاز میں سجائی گئی تھی۔

خوبصورت خواب کو ایک مکمل خوبصورت تعبیر میسر آگئی تھی۔

شاہ ہائوس کا یہ منظر فیشن شو سے دو روز قبل کا ہے جب نایاب کی عید کولیکشن فیشن میگزین کی زینت بن چکی تھی۔

اور وہ زی جے فیشن ہائوس کی نمائندگی کرتی اپنا پہلا سوشل میڈیا انٹرویو دے چکی تھی۔

جی خیر مبارک۔۔۔بہت شکریہ۔۔۔آہ ابھی نہیں۔۔۔دعوت کیلئے بھی شکریہ مگر ابھی نایاب کی مصروفیات کچھ زیادہ ہی چل رہیں ہیں۔۔۔جی جی میں آپ کو خود بتائوں گی۔۔۔اوکے جی اللہ حافظ۔۔۔

تہمینہ بیگم کے ہاں آج کال پر کال آنے کا سلسلہ جاری تھا۔ سبھی نایاب کی کامیابی پر انہیں مبارکباد دے رہے تھے۔

بیگم صاحبہ ساتھ والی کوٹھی میں جو باجی رہتی ہیں ناں۔۔۔ جھاڑ پونجھ کرتی نور بانو نے کال بند

www.novelsclubb.com

ہونے کا انتظار کیا تھا۔

ہاں کون۔۔۔وہ مسز صدیقی۔۔۔؟؟؟

جی ہاں جی۔۔۔وہ اپنے بیٹے کیلئے لڑکی دیکھ رہیں ہیں۔۔۔مجھ سے پوچھ رہیں تھیں کہ اپنی نایاب بی بی کا رشتہ کہیں ہوا ہے یا نہیں۔۔۔

اچھا۔۔۔پہلے تو کبھی اسے نایاب کا خیال نہیں آیا۔بس باجی جب سے چھوٹی باجی کو ٹی وی پر دیکھا ہے میں جہاں جس گھر جاتی ہوں سب انہی کا پوچھنے لگ جاتے ہیں۔۔۔پر قسم ہے جی جو کبھی گھر کے راز کھولے ہوں۔۔۔ملازمہ اپنی وفاداری ثابت کرنا نہیں بھولتی تھی۔

ٹھیک ہے بانو۔۔۔تمہارا ابھی شکریہ۔۔۔دیکھو باہر کون آیا ہے۔۔۔؟؟؟

شاہ ہاؤس میں ایک خاص مہمان کی آمد کا وقت تھا۔

وہ باہر دیکھنے گئی اسی لمحے شاہ صاحب اخبار ہاتھ میں لئے لیونگ ایریا کی جانب قدم بڑھا رہے تھے۔ریٹائرمنٹ کے بعد کی مصروفیات۔غالباً ان کا خبرنامہ شروع ہونے کو تھا۔

وہ۔۔۔وہ جی۔۔۔بانو ہکا بکا اندر آئی تھی۔

کیا ہوا۔۔۔؟؟؟

کیا دیکھ لیا۔۔۔؟؟؟

وہ کسی انہونی کی خبر سنا رہی تھی۔

وہ۔۔۔وہ جی۔۔۔ٹی۔۔۔وی۔۔۔نایاب بی بی۔۔۔

اف بانو۔۔۔وہ بانو کو پیچھے چھوڑتیں خود آگے آئیں۔

اسلام و علیکم۔۔۔زہرہ جبیں آنکھوں سے سن گلاسز اتارتے گھر کے انٹرنس پر موجود تھیں۔

وا علیکم اسلام۔۔۔پلیز آئیں۔۔۔تہمینہ بیگم کی آنکھیں بھی حیرانی سے پھیلی تھیں وہی شاہ صاحب بھی اپنی نشست سے اٹھے تھے۔

وہ انہیں پہچانتے تھے۔وہ ان کے گھر مہمان تھیں۔اور وہ بے مروت ہر گز نہ تھے۔

آئیے محترمہ۔۔۔وہ دوسرے صوفہ کی جانب بڑھتے انہیں ٹو سیٹر صوفہ پر بیٹھنے کی پیش کش کر رہے تھے۔

ہلکے پھلکے رسمی جملوں کے تبادلے کے بعد اب گفتگو کی نوعیت کا سلسلہ سنجیدگی لیئے نایاب جمال شاہ کے گرد گھومنے لگا۔

دیکھیں محترمہ۔۔۔۔والدین بچوں کی بھلائی کے ہی خواہاں ہوتے ہیں ان کیلئے بہتر سوچتے اور کرتے ہیں۔۔۔

شاہ صاحب ایک گہری سانس لیتے کہہ رہے تھے۔

وہ پوری توجہ سے انہیں سن رہیں تھیں۔

ارے بابا میڈیکل فیلڈ اسے عزت، دولت، شہرت سبھی کچھ دے سکتی تھی۔

انکی آواز میں افسوس بھری مایوسی وہاں موجود دونوں خواتین سے چھپی نہ تھی۔

آج سے تیس چالیس سال پہلے جب ہماری آبادی اتنی زیادہ نہیں تھی اور آبادی کے حساب سے ڈاکٹرز بھی کم ہوا کرتے تھے۔

وجہ اس کی یہ تھی کہ کوئی پرائیویٹ میڈیکل کالج نہیں تھا۔ کوئی باہر سے ایم بی بی ایس کر کے نہیں آتا تھا۔ آتے بھی تھے تو یہی کوئی گنے چنے لوگ۔ صرف اور صرف پبلک سیکٹر تھا۔

جیسا کہ limited seats ہوتی ہیں یہی کوئی 3000 کہ لگ بھگ مطلب کے ہر سال صرف اتنے لوگ ہی ڈاکٹر بنتے تھے جبکہ آبادی کروڑوں میں تھی۔ بس یہی وجہ تھی کہ یہ کیرئر ڈیمانڈ میں رہتا تھا۔ ڈاکٹر کا ایک مقام تھا۔ ڈی سی آفس میں جاتا تو لوگ کھڑے ہوتے۔

معاشیات کے اصول کے تحت جو چیز جتنی کم میسر آتی ہے اس کی طلب اتنی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

اس میں کوئی دوسری رائے نہیں تب ڈاکٹر پیسہ اور عزت خوب کماتے تھے۔

وہ اپنے اور ان کے زمانے کی بات کر رہیں تھیں۔ اس لیئے اچھے سے سمجھا سکتیں تھیں۔

وہ اپنی پوری کوشش کر رہیں تھیں۔ تہمینہ بیگم دل ہی دل میں ان کی کوشش کو سراہتی نایاب کی قسمت پر صد شکر تھیں۔

آج کی بات کریں تو کیا آپ کو واقعی لگتا ہے ایم بی بی ایس کا سکوپ ہے پاکستان میں۔۔۔؟؟؟

شاہ صاحب ان کی بات پوری توجہ سے سن رہے تھے۔یہ وہیں باتیں تھیں جو نایاب ان سے کرنا چاہتی تھی پر ضد اور انا کے سر بلند ہوتے پرچم میں اسے بولنے کا موقع ہی کہاں دیا گیا تھا۔

سات سال کی ڈگری کے بعد لاکھوں لگانے کے بعد تیس تیس ہزار کی نوکریاں بارہ بارہ گھنٹے پورا پورا مہینہ اور تنخواہ ایک پرائیویٹ اسکول ٹیچر کے برابر۔پرائیویٹ جاب کیلئے بھی سفارش گورنمنٹ جاب کیلئے رشوتیں۔

وہ بدلتے زمانے کے انداز سے بخوبی واقف تھیں اور اب شاہ صاحب کی آنکھوں پر پڑے پردے گرانے کی کوششوں میں لگیں تھیں۔

ایم بی بی ایس میں انیتس گولڈ میڈلز جیتنے والا ڈاکٹر حافظ ولید مثال ہے کہ یہاں میرٹ کی دھجیاں اڑ چکیں ہیں۔

اب کی بار شاہ صاحب لاجواب تھے۔

وہ اپنی بیٹی کو ایسی زندگی بھی تو نہیں دینا چاہتے تھے۔

موجودہ دور میں آپ کیلئے سب سے اچھی فیلڈ وہی ہے جس میں آپ اپنے شوق کو پورا کرتے ہوئے پیسے کما رہے ہیں۔

کیا ہوا اگر لوگ ہمیں درزی کہتے ہیں تو ڈاکٹر جاوید اقبال کیریئر کانسلنگ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ڈاکٹری تو ٹیکنیشنز کا کام ہے انہیں کبھی کبھی مذاق میں پلمبر بھی کہتے ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اب کے ہلکے پھلکے انداز میں محو گفتگو ہوئیں۔

آپ کی بات اپنی جگہ درست مگر مجھے دکھ اس بات کا ہے کہ اس نے میری بات کو رد کرتے گھر چھوڑ جانے کو ترجیح دی۔۔۔

یہ سچ تھا کہ نایاب کا گھر چھوڑ جانے سے ان کے دل کو ٹھیس پہنچی تھی۔

آپ ٹھیک کہ رہیں ہیں۔۔۔وہ اس وقت خود غرض ہو گئی تھی۔۔۔وہ خود ماں تھیں۔ان کے دل کی کیفیت اچھے سے سمجھ سکتیں تھیں۔

آپ ماں باپ ہیں اب آپ اپنا دل بڑا کریں۔۔۔

وہ اس معاملے کو بخوبی حل کرنا چاہتیں تھیں۔

یقین جانیئے میں نے اس کی آنکھوں میں ہر گزرتے دن کے ساتھ اداسی بڑھتی دیکھی ہے۔۔۔

وہ ان کے نرم پڑتے دل دیکھ رہیں تھیں۔

اور یہ دیکھیئے۔۔۔وہ اپنے ساتھ کچھ میگزین لائیں تھیں۔ تہمینہ بیگم نے ان میں سے ایک میگزین شاہ صاحب کے ہاتھ میں دیا۔

نایاب عید کولیکشن بائے زی جے فیشن ہائوس۔۔۔

آپ کی بیٹی کی محنت۔۔۔معیاری نفیس اور روایتی ملبوسات۔۔۔آپ خود فیصلہ کریں کیا آپ کو ان میں کوئی غیر اخلاقی بات نظر آتی ہے۔

یہ سچ ہے کہ فیشن کے نام پر بے ہودگی سر عام ہو چکی ہے پر ہر فیلڈ کی طرح فیشن انڈسٹری میں بھی اچھے برے ہر طرح کے لوگ کام کر رہے ہیں۔الحمدللہ ہمارا کام آپ کے سامنے ہے۔۔۔ اور میں یقین سے کہ سکتی ہوں نایاب جمال شاہ اپنے والدین کی سوچ کے برعکس ہر گز نہیں جائے گی۔آپ میرا یقین کریں۔

بہر حال میں ہر گز نہیں چاہتا تھا وہ گھر چھوڑ کر جائے۔۔۔وہ میگزین ہاتھ میں لیئے اپنا مؤقف بیان کر رہے تھے۔

کم عمر ہے جذباتی ہے نادانی ہو گئی۔۔۔در گزر کریں شاہ صاحب۔۔۔ تہمینہ بیگم جواب تک خاموش بیٹھی ان دونوں کی گفتگو سن رہیں تھیں اب منانے کے سے انداز میں شاہ صاحب کو دیکھتی کہ رہیں تھیں۔

ارے بیگم۔۔۔کوئی چائے وغیرہ۔۔۔مہمان آئیں ہیں۔۔۔

شاہ صاحب خوشگوار موڈ میں تھے۔

جسے دیکھ کر تہمینہ بیگم نے شکر کا کلمہ پڑھا تھا۔جی جی۔۔۔بانو۔۔۔بانو۔۔۔۔

تہمینہ شکر گزار نظروں سے زہرہ جبیں کو دیکھ رہیں تھیں۔

کمرے کی سبھی لائیٹس بند تھیں۔ کھڑکی کے پردے گرے ہوئے تھے۔اے سی نے ماحول کو ٹھنڈا ابنار کھا تھا۔ایک وجود بستر پر اڑ تر چھاپڑا ویک اینڈ منا رہا تھا۔وہ سو رہا تھا۔کل رات دیر تک جاگنے کے بعد۔ایک تکیہ بازوں کے حصار میں سے ہوتا منہ کو چھپائے اور دوسرا گھٹنے کے نیچے جبکہ دو چار کشن نیچے فرش کی زینت نظر آرہے تھے۔

دروازے پر مسلسل دستک جاری تھی۔دروازے کی دستک اور فون کی رنگ ٹون دونوں اس کی نیند میں خلل ڈال رہے تھے۔کچھ دیر کی ڈھٹائی کے بعد وہ ہار مانتا سست روی سے اٹھتا دروازے کا لاک ان لاک کر رہا تھا۔

موم۔۔۔نیند سے بھری آنکھیں جھپکاتے وہ اپنے سامنے انہیں دیکھ رہا تھا جو اس کے خراب حلیے کا جائزہ لینے میں لگیں تھیں۔

وہ ان کیلئے دروازہ کھولے واپس اندر پلٹا جب کارپٹ پر پڑا کشن پیر سے ٹکرایا۔وہ اسے وہاں سے اٹھاتے بیڈ کی جانب اچھال رہا تھا۔

وہ اس کے پیچھے اندر آتیں کمرے کی اجڑی حالت پر افسوس کر رہیں تھیں۔

سیمل اور بازل کے حوصلے کو داد دینی بنتی ہے کیسے ایک جنگلی کو گھر میں پناہ دے رکھی ہے۔

وہ کمرے کی چار دیواری میں مچا دھم دیکھتے نالاں نظر آئیں۔

وہ دل ہی دل میں خوش ہوتا کمرے کے پردے وا کرتا جلی کٹی سن رہا تھا۔وہ خوش تھا۔وہ اس کیلئے

آئیں تھیں۔

کچھ دیر پہلے کا اندھیرا اب دن کے اجالے میں بدل چکا تھا۔نایاب کے جانے کے بعد سے چھائی اداسی ماں کے آنے کے بعد ختم ہوئی تھی۔

وہ کمرے میں موجود دو میں سے ایک کافی ٹیبل پر بیٹھتیں سامنے پڑی ٹیبل پر اپنا بیگ اور فون رکھ چکیں تھیں۔

کچھ دیر بعد وہ واش روم سے فریش ہو کر نکلا تو اسے بازل کمرے میں آتا دکھائی دیا۔

وہ اسے دیکھتے خوامخواہ میں چہک رہا تھا ایسے جیسے اس کے پاس کوئی گہرا راز چھپا تھا۔وہ اپنے دانتوں کی نمائش کرتے اپنے آئی بروز اوپر نیچے کرتا اسے چڑانے میں لگا تھا۔

ابھی زارم سلطان کی اپنی ماں سے بنتی درگت بازل کاشان اپنی ان گناہگاروں آنکھوں سے دیکھے گا ہاں وہ یہی دیکھنے آیا ہے کم از کم زارم یہی خیال رکھتا تھا۔

جانتے ہو بازل۔۔۔وہ زارم کی بجائے بازل سے مخاطب ہوئیں تھیں۔

سلطان کی وفات کے بعد سے گھر کی چار دیواری میں میرا دم گھٹتا محسوس ہوتا ہے۔

پہلے زارم ہائر اسٹڈیز کیلئے کینیڈا چلا گیا پھر آکر بزنس میں مصروف ہو گیا۔

میں اپنے پروفیشن میں مگن رہی۔پر اب مجھے شدت سے فیملی لائف کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ایک ایسی فیملی لائف جہاں ہرا بھرا گھر ہو بیٹا ہو بہو ہو گھر کے آنگن میں بچے بھاگتے

دوڑ ھتے پھریں۔

وہ ہمیشہ خود کو مضبوط دیکھانے والی آج پہلی بار اپنا حال دل بیان کر رہیں تھیں۔

تو آنٹی مسئلہ کیا ہے۔۔۔؟؟؟؟

کر دیتے ہیں اس کے ہاتھ پیلے۔۔۔لے آتے ہیں آپ کیلئے بہورانی۔۔۔وہ زارم کے سامنے بازل سے مخاطب تھیں اور وہی جواب دے رہا تھا۔

آپ کہیں تو میں لڑکی ڈھونڈوں۔۔۔؟؟؟

سیمل ٹی ٹرالی گھسیٹتے وہی لے آئی تھی۔

اس سے پوچھو کہیں اسے کوئی لڑکی پسند تو نہیں۔۔۔وہ چائے کی کپ پکڑتے سیمل سے زارم کا رازدل پوچھنے کو کہ رہیں تھیں۔جو وہ پہلے ہی جانتی تھی۔

کیا پتا یہی بات ہو جو یہ درجنوں لڑکیاں ری جیکٹ کر چکا ہے۔

جہاں بازل نے زارم کو گھوری کروائی وہیں سیمل نے بھی ماحول میں چھائی سنجیدگی محسوس کی تھی۔

بتاؤ زارم سلطان۔۔۔تمہیں کوئی لڑکی پسند ہے تو۔۔۔؟؟؟

بازل نے بات آگے بڑھاتے زارم سلطان سے دوٹوک پوچھا۔

دیکھو یہ آفر تمہیں پھر نہیں ملے گی۔۔۔

گویا وہ اسے کہ رہا تھا اے دوست آج بول دے۔

موم۔۔۔وہ بازل کو نظر انداز کرتا کشن گود میں لیئے بیڈ پر بیٹھا تھا۔

سیمل اور بازل دونوں اس کے راز دل سے نا صرف واقف تھے بلکہ چشم دید گواہ تھے۔

وہ چاہتے تھے وہ اپنا راز اب کہ سنائے۔

مگر کل رات ہوئی نایاب سے گفتگو اس کا رشتہ طے ہونا اور اپنے ماں باپ کو پھر سے اپنی زندگی کے اہم ترین فیصلہ لینے پر اس کا خاموش رد عمل زارم سلطان کے دل کو اداس کر گیا تھا۔

وہ کیسے اس کا نام لیتا۔۔۔اس کی بات کرتا۔۔۔اپنی پسندیدگی کا برملا اظہار کرتا جبکہ اس کی محبت یک طرفہ رہ گئی تھی۔

موم۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور ان کے قدموں میں جا بیٹھا۔آپ میری شادی کروانا چاہتی ہیں۔۔۔وہ ان کے گھٹنے سے سر ٹکائے انہیں دیکھ رہا تھا۔

وہ اس کی آنکھوں سے اس کا سچ کنگھالنے میں لگیں تھیں۔

میں شادی کیلیئے تیار ہوں۔۔۔وہ پہلے ہی انہیں بہت تنگ کر چکا تھا اب مزید نہیں کرے گا۔

ایک سرد آہ بھرتے وہ ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر کہ رہا تھا۔

آپ جہاں کہیں۔۔۔آپ جسے چاہیں۔۔۔

سیمل اور بازل ایک دوسرے سے نظروں کا تبادلہ کرتے نجانے کونسے راز و نیاز کہ سنانے میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لگے تھے۔

زی جے نے اپنے بیگ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

تصویروں سے بھرا ایک انویلپ نکالتے وہ زارم کی جانب بڑھا رہیں تھیں۔

خلاف توقع اس میں لڑکیوں کی تصویریں تھیں جن میں سے اسے کوئی لڑکی منتخب کرنے کا موقع فراہم کیا جارہا تھا۔

میں تمہارا رشتہ کر چکی ہوں۔۔۔ عید کے روز تمہاری منگنی رکھی ہے۔۔۔

وہ خاموشی سے سن رہا تھا جبکہ سیمل اور بازل ایک دوسرے سے نظروں کا تبادلہ کر چکے تھے۔

وہ انویلپ ان کی کلائی کو تھامے واپس ان کی جانب پلٹ رہا تھا۔ وہ اپنا نصیب دیکھنے سے کترا رہا تھا۔

ارے پگلے۔۔۔ دیکھ تو سہی۔۔۔ بازل اس کی جانب لپکا جب سیمل نے اسے بازوں سے پکڑے واپس وہی لا کھڑا کیا۔

پر وہ سیمل کی پرواہ کیئے بنا اسے مسلسل وہ تصویریں دیکھنے کے اشارے کر رہا تھا۔

لو دیکھوں۔۔۔ دیکھ لو۔۔۔ بازل اپنی دوستی نبھا رہا تھا۔

دیکھ ہی لو۔۔۔ سیمل بھی اب اس ڈرامے کا ڈراپ سین چاہتی تھی۔

زارم نے ایک نظر نا سمجھی سے سب کو دیکھا۔

کچھ تھا جو اسے جاننا تھا۔

اس نے ہاتھ میں پکڑا انویلپ کھولا تو جہاں گلے میں پڑتی گلٹی حلق سے نیچے جاتی نظر آئی وہیں آنکھیں حیرت سے پھیلی اور گال میں پڑتا گڑھا اس کی خوشی کے اظہار کیلئے کافی ٹھہرا۔

نا۔۔۔نایاب۔۔۔وہ راجہ کی کھینچی تصویریں ہاتھ میں لیئے باری باری سبھی کو دیکھ رہا تھا۔

نایاب۔۔۔اس کا رشتہ۔۔۔اس کا رشتہ مجھ سے۔۔۔ہاہاہا۔۔۔وہ تصویریں پکڑے تقریبا اچھل کے کھڑا ہوا تھا۔

پھر کیسا لگا سرپرائز۔۔۔۔

بازل آگے بڑھتے اس سے بغل گیر ہوا۔

تمہیں کیا لگا تمہاری ماں تم سے انجان رہے گی۔۔۔؟؟؟

زی جے نے مضنوئی خفگی سے اس کا گال تھپکا تو اس نے ماں کو گلے سے لگاتے ٹھنڈک کا احساس دلایا۔

شکر ہے زارم اس بار تمہیں اپنی موم کی پسند پر کوئی اعتراض نہیں ہوا۔۔۔۔

سیمل کے کہنے پر وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے مسکرا رہا تھا۔

سیمل اور بازل کا گھر زارم اور نایاب کی نئ زندگی کی بنیاد رکھ چکا تھا۔

بالکونی پر ایک فرد کے بیٹھنے کیلیۓ جھولا موجود تھا۔ باقی کی بالکونی مختلف پھولوں اور پودوں سے سجی تھی۔ جھولے کے دائیں بائیں قطار میں گملے رکھے گئے تھے۔ جن میں نایاب جمال شاہ کے سبھی پسندیدہ پھول اسے جھولا جھولتے دیکھتے تھے۔

ریلنگ پر فیری لائٹس کو بل دے کر باندھا گیا تھا جو رات کے اندھیرے میں روشنی کا سبب تھیں۔

آج اس کے پھول اسے اداس دیکھ رہے تھے۔

کل رات زارم سلطان کی کال پر کہیں باتیں اس کے ذہن پر سوار تھیں۔

سیمل کے گھر سے لوٹ آنے کے بعد بھی ذہن وہیں تھا۔ اسے رہ رہ کر وہ لمحات یاد آرہے تھے جن میں وہ سب ساتھ تھے۔

واپس اپنے گھر آنے پر اسے اس کا رشتہ طے ہونے کی خوشخبری سنائی گئیں۔

وہ پہلے ہی شادی بیاہ کا معاملہ اپنے ماں باپ کے سپرد کر چکی تھی۔

پر زارم سلطان مسلسل اس کے دل کی حسرت بنا اس کا دھیان بھٹکا رہا تھا۔ وہ اس کا خیال ذہن کے پردے سے جھٹکتی خود کو باور کروا رہی تھی کہ اس بار وہ اپنے ماں باپ کی مرضی پر چلتے اپنی زندگی کا ایک اور بڑا قدم اٹھائے گی۔

وہ اس بار نافرمان نہیں ٹھہرے گی۔

وہ بارہا اس بات کا اقرار کرتی تھی وہ اپنے ماں باپ کی پسند سے ہی شادی کرے گی۔

اب جب کے یہ وقت دور نہیں تھا۔شادی عید کے بعد طے ہوئی تھی اور عید کا چاند نظر آگیا تھا۔

ٹی وی پر چاند نظر آنے کی خبر اسے یہاں تک سنائی دے رہی تھی۔

وہ سست روی سے جھولا جھولتی کل رات زارم سے ہوئی کال پر تفصیلی گفتگو کے زیر اثر تھی۔

بے دلی سے اس نے فون دیکھا تو وہاں زارم سلطان کا نمبر منہ چڑا رہا تھا۔

کل رات دل کو اداس کر دینے والی گفتگو کے بعد اسے لگا تھا اب وہ کبھی بات نہیں کریں گے۔

وہ اپنے آپ میں ہی اپنی کہانی کا اختتام لکھ چکی تھی پر قسمت کی دھنی تھی جو قدرت اس پر خاص مہربان تھی۔

چاندرات مبارک۔۔۔

خیر مبارک۔۔۔

اس نے آسمان پر چاند کو ڈھونڈتے کہا تھا۔

کیا بات ہے۔۔۔؟؟؟

اتنی ڈل کیوں ساونڈ کر رہی ہو۔۔۔؟؟؟

وہ اس کی مشکل سمجھ رہا تھا آج چاند نظر آنے کا مطلب کل عید تھا اور عید کا دن اس کی منگنی کا دن تھا۔

لگتا ہے تمہیں تمہارے منگیتر نے عید کی شاپنگ نہیں کروائی۔۔۔

وہ اسے چپ اچھی نہیں لگ رہی تھی تبھی اسے اپنی شامت لانے کا موقع دے رہا تھا۔

آئو تمہیں چوڑیاں مہندی دلوائوں۔۔۔ تمہارے والا تو دلوائے گا نہیں۔۔۔

وہ اپنی مسکراہٹ دانتوں میں دبائے اسے تنگ کر رہا تھا۔ کیونکہ اس پر ابھی ایک راز افشاں ہونا رہتا تھا۔

اووو۔۔۔ ہیلووو۔۔۔ اتنی فرینکنس کی وجہ۔۔۔ تم ناں اپنی فکر کرو۔۔۔ میری اور میرے والے کی نہیں۔۔۔ تم۔۔۔ تم توناں فون بند کرو۔۔۔

وہ سچ میں چڑ گئی تھی۔

وہ۔۔۔ وہ سنو تووو۔۔۔ کمال ہے یار۔۔۔ اگلے ہی لمحے زارم سلطان کے دماغ میں شرارت بھرا خیال جگمگایا۔

www.novelsclubb.com

کال ڈسکنیکٹ کرتی وہ فون واپس الٹا کر کے رکھتی نایاب جمال شاہ جھولے سے اٹھ چکی تھی۔ وہ دو قدم ہی چلی تھی جب بپ کی آواز سے کسی نے اس کے نام پیغام بھیجا تھا۔

قدم واپس پلٹے موبائل واپس اٹھایا اور جھولا ایک بار پھر سے ہلکی رفتار سے جھولنے لگا۔

ایک انجان نمبر ایک اجنبی جو جلد ہی زندگی کا ساتھی بننے جا رہا تھا۔

ہائے مس فیونسے۔۔۔۔ ہوپ سو تہمینہ آنٹی نے آپ کو میرے بارے میں بتایا ہوگا۔۔ کیا ہم مل سکتے ہیں۔۔۔؟؟؟

واٹس ایپ پر جگمگاتا پیغام سین ہو چکا تھا۔

پیغام پڑھنے کے بعد اس نے ریپلائی کرنے کی بجائے اس کے واٹس ایپ بائیو میں جھانکنا شروع کیا۔

ناتو کوئی پروفائل پیکچر اور نہ ہی کوئی نام۔۔۔

عجیب نہیں ہے تھوڑا۔۔۔وہ نئے نئے بنائے اکاؤنٹ پر تبصرہ کر رہی تھی۔

چلوں دیکھ لیتے ہیں۔۔۔آخر کون ہیں یہ مسٹر فیونسے۔۔۔

دوسری جانب کو سیچن مارک بھیجنے کا سلسلہ جاری تھا۔وہ اس کے جواب کا منتظر ٹیرس پر چکر پر چکر کاٹ رہا تھا۔

جی بالکل۔۔۔۔وہ ٹائپ کرتی نظر آرہی تھی۔

ہم مل سکتے ہیں۔۔۔لکھ کر بھیجا گیا جو کہ فوراً ہی سین کر لیا گیا۔

ارے واہ بھئی۔۔۔ منگنی کروالو۔۔۔پاکستان میں منگیتر کا بہت سکوپ ہے۔۔۔

وہ اپنی بات پر ہنستا اپنے دوسرے نمبر جو کہ نایاب کے پاس پہلے سے تھا نکال چکا تھا۔

اس کا ارادہ اب اس نمبر سے کال کرنے کا تھا جو وہ کچھ سوچ کر ترک کر گیا۔

ٹھیک آدھا گھنٹہ بعد اس کے موبائل اسکرین پر مسٹر فیونسے کے نام سے پیغام آیا تھا جو کہ اس کے گھر کے باہر پہنچ چکا تھا۔

وہ جلدی میں تیار ہوتی روئل پنک چکن کٹ ورک کرتی پر زری ڈوپٹا اور پلین ٹرائوزر پہنے بالوں میں لوز کر لز ڈالے انہیں کھلا چھوڑے کمرے سے نکل رہی تھی۔

تہمینہ بیگم کو وہ پہلے ہی ان کے ممکنہ داماد کی آمد کی نوید سنا چکی تھی۔

یہ کار۔۔۔یہ کار تو۔۔۔اسے زارم سلطان کی شدت سے یاد آئی تھی۔

اپنے خیال کو جھٹکتے وہ گھر کا مین گیٹ عبور کرتی چلی آرہی تھی۔

ہارن کرتی مرسیڈیز بینس جو کہ اس کے گھر سے تھوڑا آگے اس طرح رکی کھڑی تھی جس سے وہ گاڑی کی بیک سائیڈ ہی دیکھ پا رہی تھی۔

وہ جیسے جیسے گاڑی کی طرف قدم بڑھائے چل رہی تھی نظریں ہنوز ڈرائیورنگ سیٹ پر بیٹھے شخص کو دیکھنے کی منتظر تھیں۔

تم۔۔۔تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔

جیسے ہی اس کی نظر ڈرائیورنگ سیٹ پر پڑی زارم سلطان نے دائے ہاتھ کی دو انگلیوں کو ذرا سا آگے پیچھے حرکت دیتے اسے خوشامدید کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تمہاری یاد آرہی تھی۔۔۔کیا کرتا۔۔۔۔

وہ گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولتے باہر آرہا تھا۔

اسکن کلر کے کرتے پاجامے کے ساتھ براؤن فورمل شوز جو چاندرات کی مناسبت سے آج کی خاص تیاری تھی۔

کرتے کے سلیوز فولڈ کیئے کلائی پر بندھی قیمتی براؤن ورسٹ واچ اور آخر میں اس سے اٹھتی ڈائرساویج کی یادگار خوشبو جو ماحول کو خوشگوار بناتی دیرپا تعصر چھوڑ رہیں تھی۔

پاگل واگل تو نہیں ہو گئے تم۔۔۔

وہ جو اپنے دائیں بائیں دیکھ رہی تھی یوں لگتا تھا جیسے وہ فکر سے دوچار تھی کہیں اس کا مسٹر فیونسے نہ دیکھ لے۔

ہو گیا ہوں۔۔۔ تمہاری محبت میں۔۔۔وہ ہنوز اس کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ رہا تھا۔

اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب چپ نہیں رہوں گا۔۔۔لڑ جائوگا۔۔۔مر جائوگا۔۔۔پر تمہاری شادی کسی اور سے ہونے نہیں دوں گا۔

وہ گاڑی کی بولٹ سے لگے بازوں پر بازوں باندھے کھڑا اس کا امتحان لے رہا تھا۔

وہ اسے غور سے دیکھ رہی تھی جو ہر گز مذاق کے موڈ میں نہیں لگ رہا تھا۔

اس کی آنکھیں اس کے الفاظ کا ساتھ دے رہیں تھیں مگر اب ایسا کیسے ممکن تھا۔

زارم۔۔۔ تم یہاں سے جائو۔۔۔اب۔۔۔اب بہت دیر ہو چکی ہے۔۔۔ وہ اسے جانے کا کہہ کر خود جانے لگی تھی جب زارم نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

چلا جائوں گا۔۔۔ پر پہلے ان ہاتھوں میں عید کی چوڑیاں تو پہنا دوں۔۔۔ دیکھو تم مہندی بھی لگوانا۔۔۔ مس فیونسے۔۔۔

مس فیونسے۔۔۔ نایاب جمال شاہ کبھی اسے دیکھتی تو کبھی اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ۔

اور اس کی آنکھیں جو حق جتا رہی تھیں۔

مسٹر فیونسے۔۔۔ اس نے خود کو کہتے سنا۔

زارم نے اپنا دائیاں ہاتھ سینے پر رکھتے سر کو تھوڑا خم دیئے جناب کہا تو شہد رنگ آنکھوں نے مخالف کے گال پر پڑتے گڑھے پورے حق سے دیکھے۔

یک دم سے جیسے بلیک اینڈ وائٹ سی تصویر میں رنگ بھر دیئے گئے ہوں۔

چاند رات من چاہا شخص اور اسلام آباد کی فضا میں خوشیوں کے رنگ زندگی کا سفر خوبصورتی سے جانب منزل رواں دواں تھا۔

ختم شد

www.novelsclubb.com